فدک میں جو فیصلہ صدیق اکبرؓ کا وہی علیؓ کا

جب بات کی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے تو وہ روئے اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹی! اللہ کی قسم آپ کے والد نہیں وارث بنائے گئے دینار کے اور نہ ہی درہم کے اور بے شک انہوں نے کہا کہ بے شک انبیاء نہیں وارث بنائے جاتے۔ پس کہا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہ بے شک فدک ہبہ کیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کون گواہی دے گا اس کی۔ پس آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ انہوں نے گواہی دی اور آئی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا اور انہوں نے گواہی دی پس آئے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، پس گواہی دی کہ بے شک رسول اللہ ﷺ اس کو تقسیم کرتے تھے پھر مصنف آگے لکھتا ہے کہ اور جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ لیتے تھے اس کی غلہ سے بس وہ دفع کرتے ان کی طرف اس میں سے جو ان کو کافی ہو جاتا اور باقی کو تقسیم کر دیتے اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے پھر جناب عثمان رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے پھر جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح تقسیم کرتے تھے

خادمین اہلسنت والجماعت علماء دیوبند احناف
یونس گرافکس

شرح

نهج البلاغة

ابن أبي الحديد

تحقيق

محمد إبراهيم

المجلد الثامن

١٥ - ١٦

قلت: قرأتُ هذا الكلام على النقيب أبي يحيى جعفر بن يحيى بن أبي زيد البصريّ وقلت له: بمن يعرّض؟ فقال: بل يصرّح. قلتُ: لو صرّح لم أسألك. فضحك وقال: يعلّي بن أبي طالب عليه السلام، قلت: هذا الكلام كله لعليّ يقوله! قال: نعم، إنه المُلْك يا بنيّ، قلت: فما مقالة الأنصار؟ قال: هتفوا بذكر عليّ فخاف من اضطراب الأمر عليهم، فنهاهم. فسألته عن غريبه، فقال: أما الرُّعة بالتخفيف، أي الاستماع والإصغاء، والقالة: القول، وتُعالة: اسم الثعلب علم غيرُ مصروف، ويقال ذُوالة للذئب، وشهيده ذنبه، أي لا شاهد له على ما يدّعي إلا بعضه وجزء منه، وأصله مثل، قالوا: إن الثعلب أراد أن يُغري الأسد بالذئب، فقال: إنه قد أكل الشاة التي كنت قد أعددتها لنفسك، وكنت حاضراً، قال: فمن يشهد لك بذلك؟ فرفع ذنبه وعليه دم، وكان الأسد قد افتقد الشاة. فقبل شهادته، وقتل الذئب، وصُيّر: ملازم، أُربّ بالمكان. وكرّوها جَذَعة: أعيدوها إلى الحال الأولى، يعني الفتنة والهرْج. وأمّ طِحال: امرأة بغيّ في الجاهلية، ويضرب بها المثل فيقال: أزنى من أمّ طِحال.

قال أبو بكر: وحدّثني محمد بن زكريّا قال: حدّثني ابن عائشة، قال: حدّثني أبي، عن عمّه قال: لمّا كلمت فاطمة أبا بكر بكى، ثم قال: يا بنةَ رسول الله، والله ما ورّث أبوك ديناراً ولا درهماً، وإنه قال: إن الأنبياء لا يورثون، فقالت: إنّ فَدَكَ وَهَبها لي رسول الله ﷺ، قال: فمن يشهد بذلك؟ فجاء عليّ بن أبي طالب عليه السلام فشهد، وجاءت أمّ أيمنَ فشهدت أيضاً، فجاء عمر بنُ الخطاب وعبدُ الرحمن بن عوف فشهد أن رسول الله ﷺ كان يقسمها، قال أبو بكر: صدقت يا ابنةَ رسول الله ﷺ، وصدق عليّ، وصدقتْ أمّ أيمنَ، وصدق عمر، وصَدَق عبد الرحمن بن عوف، وذلك أنّ مالك لأبيك، كان رسول الله ﷺ يأخذ من فَدَك قوتكم، ويقسم الباقي، ويحمل منه في سبيل الله، فما تصنعين بها؟ قالت: أصنع بها كما يصنع بها أبي، قال: فلك عليّ الله أن أصنع فيها كما يصنع فيها أبوك، قالت: الله لتفعلنّ؟ قال: الله لأفعلنّ، قالت: اللهمّ أشهد، وكان أبو بكر يأخذ غلّتها فيدفع إليهم منها ما يكفيهم، ويقسم الباقي، وكان عمر كذلك، ثم كان عثمان كذلك، ثم كان عليّ كذلك، فلمّا ولي الأمرَ معاوية بن أبي سُفْيان أقطع مروان بن الحكم ثلثها، وأقطع عَمرو بنَ عثمان بن عفّان ثلثها، وأقطع يزيد بن معاوية ثلثها، وذلك بعد موت الحسن بن عليّ عليه السلام، فلم يزالوا يتداوَلُونها حتّى خَلَصتْ كلّها لمروان بن الحكم أيّام خلافته، فوهبها لعبد العزيز أبيه، فوهَبَها عبدُ العزيز لابنه عمرَ بن عبد العزيز، فلمّا ولي عمر بن العزيز الخلافة، كانت أوّل ظُلامة ردّها، دعا حسنَ بن الحسن بن عليّ بن أبي طالب عليه السلام - وقيل: بل دعا عليّ بن الحسين عليه السلام - فردّها عليه، وكانت بيَدِ أولاد فاطمة عليها السلام مدّة ولاية عمر بن عبد العزيز، فلمّا ولي يزيد بن عاتكة قبضها منهم، فصارت في أيدي بني مَرْوان كما كانت يتداولونها، حتّى انتقلت الخلافة عنهم، فلمّا ولي أبو العبّاس

اسی لیے جب ابوجعفر محمد باقر سے اس کے بارے میں کثیر النوال نے پوچھا: "میں آپ پر قربان جاؤں۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا حق روک کر آپ پر ظلم کیا ہے؟" یا ان الفاظ میں کہا کہ: "آپ کا کچھ حق تلف کیا ہے؟" آپ نے کہا: "ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس نے اپنے اس بندے پر قرآن نازل کیا جو سارے جہانوں کے لیے نذیر (ڈرانے والے) ہیں ، ہم پر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ظلم نہیں کیا گیا۔" میں نے کہا: "قربان جاؤں کیا میں بھی ان دونوں سے محبت رکھوں؟"

کہنے لگے: "ہاں تیرا ستیاناس! تو ان دونوں سے محبت رکھ، پھر اگر کوئی تکلیف تجھے پہنچے تو وہ میرے ذمے۔"

("شرح نہج البلاغۃ" لابنِ ابی الحدید، جلد 14،صفحہ 326)

النبيّ ﷺ يُنفق عليه فأنا أنفق عليه. فقالت: يا أبا بكر، أيرثك بناتُك ولا يرثُ رسول الله ﷺ بناته؟ فقال: هو ذاك. قال أبو بكر: وأخبرنا أبو زيد قال: حدثنا محمد بن عبد الله بن الزبير قال: حدثنا فضيل بن مرزوق قال: حدثنا البحتري بن حسان قال: قلت لزيد بن عليّ عليه السلام وأنا أريد أن أهجّن أمرَ أبي بكر، إن أبا بكر انتزع فَدَك من فاطمة عليها السلام، فقال: إن أبا بكر كان رجلاً رحيماً، وكان يكره أن يغيّر شيئاً فَعَلَه رسول الله ﷺ، فأتته فاطمة فقالت: إن رسول الله ﷺ أعطاني فَدَك، فقال لها: هل لك على هذا بيّنة؟ فجاءت بعليّ عليه السلام، فشهد لها، ثم جاءت أم أيمن فقالت: ألستما تشهدان أني من أهل الجنة؟ قالا: بلى - قال أبو زيد يعني أنها قالت لأبي بكر وعمر - قالت: فأنا أشهد أن رسول الله ﷺ أعطاها فَدَك، فقال أبو بكر: فرجل آخر أو امرأة أخرى لتستحقي بها القضيّة. ثم قال أبو زيد: وايم الله لو رجع الأمر إليّ لقضيتُ فيها بقضاء أبي بكر.

قال أبو بكر: وأخبرنا أبو زيد قال: حدثنا محمد بن الصباح قال: حدثنا يحيى بن المتوكل أبو عقيل، عن كثير النوال قال: قلت لأبي جعفر محمد بن علي عليه السلام: جعلني الله فداك! أرأيت أبا بكر وعمر، هل ظلماكم من حقكم شيئاً - أو قال: ذهبا من حقكم بشيء؟ - فقال: لا، والذي أنزل القرآن على عبده ليكون للعالمين نذيراً، ما ظلمنا من حقنا مثقال حبّة من خردل، قلت: جعلت فداك أفأتولاهما؟ قال: نعم ويحك! تولّهما في الدنيا والآخرة، وما أصابك ففي عنقي، ثم قال: فعل الله بالمغيرة وبُنان، فإنهما كذبا علينا أهل البيت.

قال أبو بكر: وأخبرنا أبو زيد، قال: حدثنا عبد الله بن نافع والقعنبي، عن مالك عن الزهري، عن عروة، عن عائشة أن أزواج النبي ﷺ أردن لما توفّي أن يبعثن عثمان بن عفان إلى أبي بكر يسألنه ميراثهنّ - أو قال ثمنهنّ - قال: فقلت لهن: أليس قد قال النبي ﷺ «لا نُورث، ما تركنا صدقة».

قال أبو بكر: وأخبرنا أبو زيد، قال: حدثنا عبد الله بن نافع والقعنبي وبشر بن عمر، عن مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ. قال: «لا يقسم ورثتي ديناراً ولا درهماً، ما تركتُ بعدَ نفقة نسائي ومؤونة عيالي فهو صدقة»[1].

قلت: هذا حديث غريب، لأن المشهور أنه لم يرو حديث انتفاء الإرث إلا أبو بكر وحده.

وقال أبو بكر: وحدثنا أبو يزيد، عن الحزامي، عن ابن وهب، عن يونس عن ابن شهاب، عن عبد الرحمن الأعرج أنه سمع أبا هريرة يقول: سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: «والذي

(١) أخرجه أحمد، كتاب: باقي مسند المكثرين، باب: باقي المسند السابق (٢٧٢٤٤)، وابن حبان (٦٦٠٩).

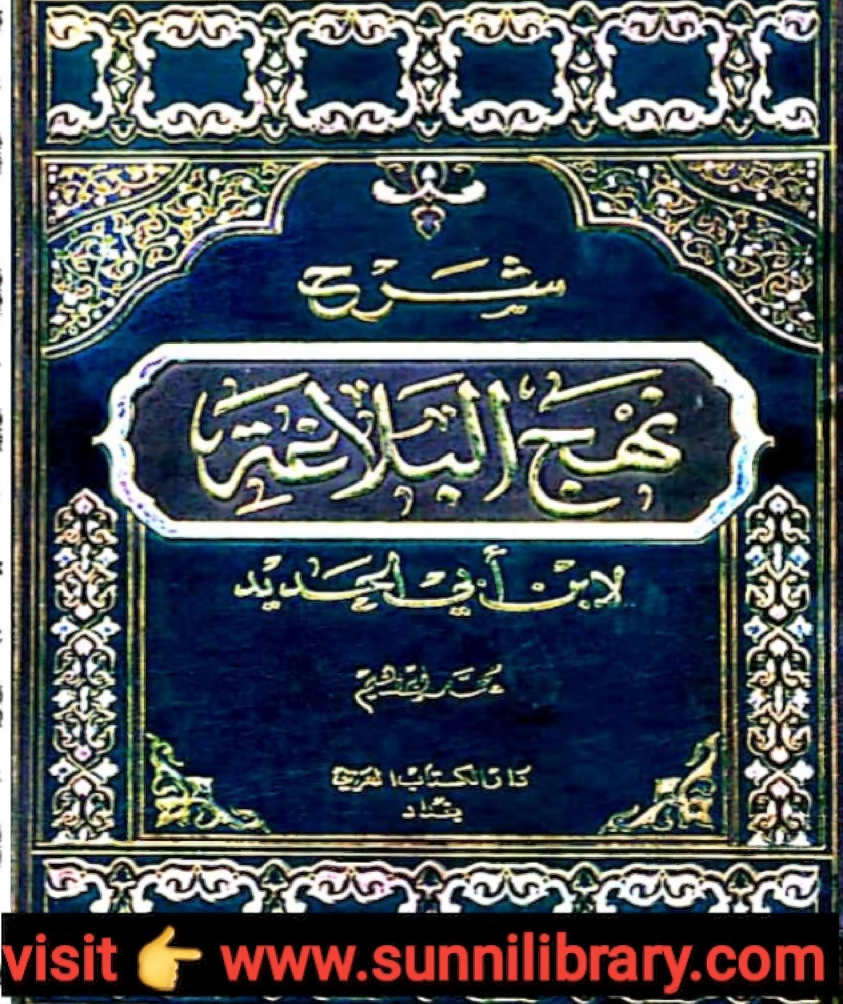

visit 👉 www.sunnilibrary.com

علی رضی اللہ عنہ فرمارہے امام کی ذمہ داری ہے حقداروں تک میراث پہنچانا

عقلمند شیعہ جواب دیں کہ علی رض نے اپنے دور خلافت میں حسنین کریمین اور بی بی فاطمہ تک فدک کیوں نہیں پہنچایا؟؟

شیعہ یا تو امامت سے ہاتھ اٹھالیں اور یا فدک سے۔

نہج البلاغہ صفحہ 305

اللہ کے بندو! دیکھو اپنی جہالت کی طرف جھکاؤ مت پیدا کرو اور اپنی خواہشات کے غلام نہ بن جاؤ کہ اس منزل پر آجانے والا گویا سیلاب زدہ دیوار کے کنارہ پر کھڑا ہے اور ہلاکتوں کو اپنی پشت پر لادے ہوئے اِدھر سے اُدھر منتقل ہو رہا ہے۔ ان افکار کی بنا پر جو یکے بعد دیگرے ایجاد کرتا رہے گا اور ان پر ایسے دلائل قائم کرے گا جو ہرگز چسپاں نہ ہوں گے اور اس سے قریب تر بھی نہ ہوں گے۔ خدارا [illegible] کہ اپنی فریاد اس شخص سے کرو جو اس کا ازالہ نہ کر سکے اور اپنی رائے سے حکم الٰہی کو توڑ نہ سکے۔

یاد رکھو کہ امام کی ذمہ داری صرف وہ ہے جو پروردگار نے اس کے ذمہ رکھی ہے کہ بلیغ ترین موعظہ کرے نصیحت کی کوشش کرے سنت کو زندہ کرے۔ مستحقین پر حدود کا اجرا کرے اور حقداروں تک میراث کے حصے پہونچا دے۔[1]

دیکھو تم کی طرف سبقت کرو [illegible] کاروبار میں مشغول ہو جاؤ۔ منکرات سے روکو اور خود بھی بچو کہ تمہیں روکنے کا حکم رکنے کے بعد دیا گیا ہے۔

۱۰۶۔ آپ کے خطبہ کا ایک حصہ

(جس میں اسلام کی فضیلت اور رسول اسلامؐ کا تذکرہ کرتے ہوئے اصحاب کی ملامت کی گئی ہے)

ساری تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے اسلام کا قانون معین کیا تو اس کے ہر گھاٹ کو وارد ہونے والے کے لئے آسان بنا دیا اور اس کے ارکان کو ہر مقابلہ کرنے والے کے مقابلہ میں مستحکم بنا دیا۔ اس نے اس دین کو وابستگی[1] اختیار کرنے والوں کے لئے جائے امن اور اس کے دائرہ میں داخل ہو جانے والوں کے لئے محل سلامتی بنا دیا ہے۔ یہ دین اپنے ذریعہ کلام کرنے والوں کے لئے برہان اور اپنے وسیلہ سے مقابلہ کرنے والوں کے لئے شاہد قرار دیا گیا ہے۔ یہ روشنی حاصل کرنے والوں کے لئے نور۔ سمجھنے والوں کے لئے فہم۔ فکر کرنے والوں کے لئے مغز کلام، تلاش منزل کرنے والوں کے لئے نشان منزل، صاحبان عزم کے لئے سامان بصیرت۔ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے عبرت۔ تصدیق کرنے والوں کے لئے نجات۔ اعتماد کرنے والوں کے لئے قابل اعتماد۔ اپنے امور کو سپرد کر دینے والوں کے لئے راحت اور صبر کرنے والوں کے لئے سپر ہے۔ یہ بہترین راستہ اور واضح ترین داخلہ کی منزل ہے۔ اس کے مینار بلند، راستے روشن، چراغ ضوبار، میدان عمل باوقار اور مقصد بلند ہے۔ اس کے میدان میں تیز رفتار گھوڑوں کا اجتماع ہے اور اس کی طرف سبقت اور اس کا انعام ہر ایک کو مطلوب ہے۔ اس کے شہسوار باعزت ہیں۔

[1] اس مقام پر مولائے کائناتؑ نے اسلام کے چودہ صفات کا تذکرہ کیا ہے اور اس میں نوع بشر کے تمام اقسام کا احاطہ کر لیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اس اسلام کے برکات سے دنیا کا کوئی انسان محروم نہیں رہ سکتا ہے اور کوئی شخص کسی طرح کے برکات کا طلبگار ہو اسے اسلام کے دامن میں اس برکت کا حصول ہو سکتا ہے اور وہ اپنے مطلوب زندگی کو حاصل کر سکتا ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ اسلام خالص ہو اور اس کی تفسیر واقعی انداز سے کی جائے ورنہ گندے گھاٹ سے پیاسا سیراب نہیں ہو سکتا ہے اور کمزور ارکان کے سہارے پر کوئی شخص غلبہ نہیں حاصل کر سکتا ہے۔

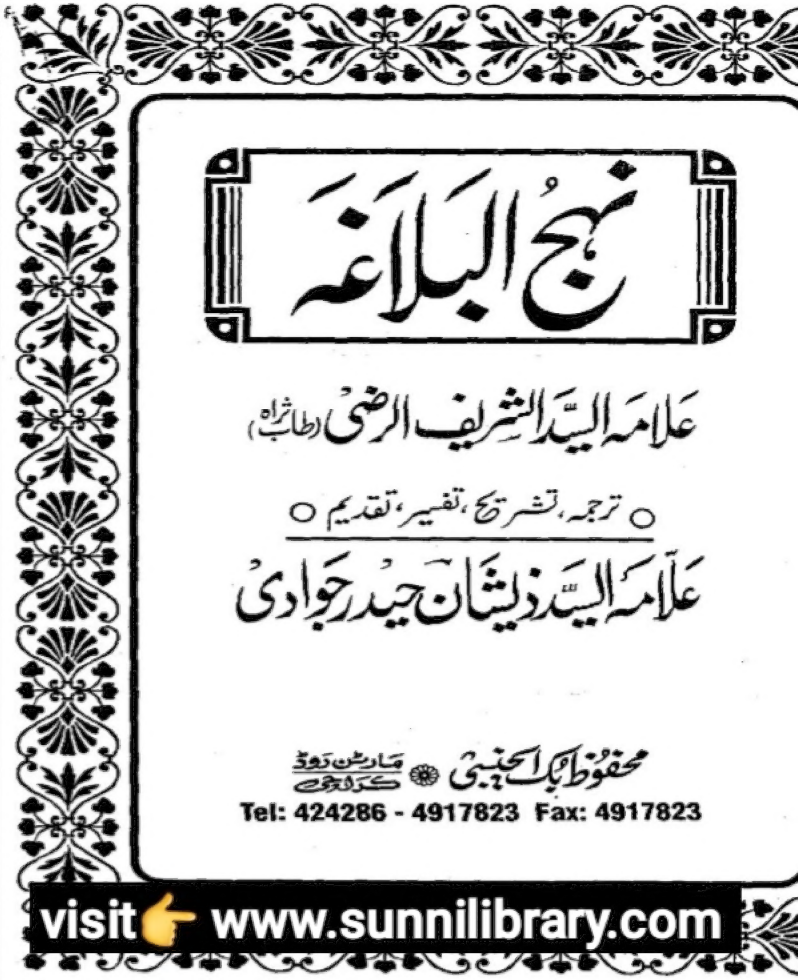

بقول شعہ مصنف انبیاءؑ کی میراث نہیں ہوتی

شیعہ کی مشہور کتاب بصائر الدرجات میں لکھا ہے کہ انبیاءؑ کی وراثت مال نہیں ہوتی وہ صرف اور صرف حدیث چھوڑتے ہیں

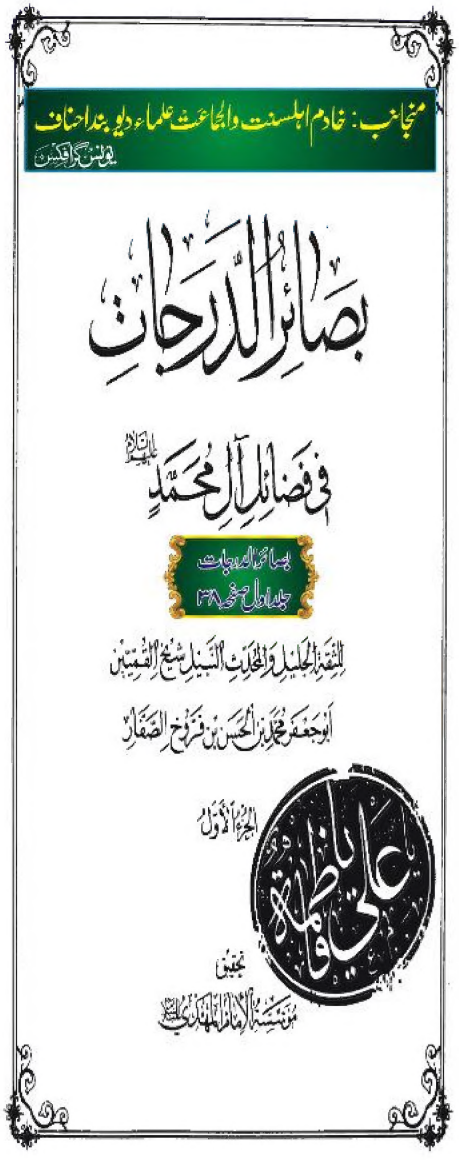

٧ـ نادر من الباب، وهو منه، أنّ العلماء هم آل محمّد عليهم السلام

١/٤٧. حدّثني أحمد بن محمّد، عن محمّد بن خالد، عن أبي البختري؛ وسندي بن محمّد[١]، عن أبي البختري، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ العلماء ورثة الانبياء، وذلك أنّ الأنبياء[٢] لم يورّثوا درهماً ولا ديناراً، وإنّما ورّثوا أحاديث من أحاديثهم، فمن أخذ شيئاً منها فقد أخذ حظّاً وافراً،

فانظروا علمكم هذا عمّن تأخذونه[٣] فإنّ فينا أهل البيت في كلّ خلف عدولاً[٤] ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتأويل الجاهلين.[٥]

٢/٤٨. حدّثني الحسن بن موسى الخشّاب، عن غياث بن كلوب، عن إسحاق بن عمّار، عن جعفر، عن أبيه عليهما السلام أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله قال: ما وجدتم في كتاب الله فالعمل به لازم، لا عذر لكم في تركه، وما لم يكن في كتاب الله عزّ وجلّ وكانت فيه سنّة منّي فلا عذر لكم في ترك سنّتي، وما لم يكن فيه سُنّة منّي[٦] فما قال أصحابي فخذوه. فإنّما مثل أصحابي فيكم كمثل النجوم، فبأيّها أخذ اهتدي، وبأيّ أقاويل أصحابي أخذتم اهتديتم، واختلاف أصحابي لكم رحمة. [فـ] قيل: يارسول الله، ومن أصحابك؟ قال: أهل بيتي.[٧]

---

(١) أُنظر فهرس ص١٠٧٣ هـ٤ وص١٠٩٩ هـ١. (٢) «العلماء» أ، ب. مصحّف، راجع ح٧.
(٣) «تأخذوه» أ، ب. (٤) «عدوله» أ، ب، راجع ح٤٩ من هذا الباب.
(٥) عنه البحار: ٢/٩٢ ح٢١، والوسائل: ١٨/٥٣ ح٢، والعوالم: ٣/١٧٢ ح٤، ومستدرك الوسائل: ١٧/٢٩٩ ح٤٥. ورواه الكليني في الكافي: ١/٣٢ ح٢ عن محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى (مثله)، عنه الوافي: ١/١٤١ ح١. ورواه المفيد في الإختصاص: ٤ عن محمّد بن الحسن بن أحمد، عن محمّد بن الحسن الصفّار، عن السندي بن محمّد (مثله)، ويأتي في ح٤٩ (مثله).
(٦) «سنّتي» خ.
(٧) عنه البحار: ٢/٢٢٠ ح١، والعوالم: ٣/٥٤٩ ح٢١، وإثبات الهداة: ٢/٤٨٩ ح٤٢٠. ورواه الصدوق في معاني الاخبار: ١٥٦ ح١ عن محمّد بن الحسن بن أحمد بن الوليد رحمه الله، عن محمّد بن الحسن الصفّار، عن الحسن بن موسى الخشّاب (مثله). وقال الصدوق «ره»: إنّ أهل البيت عليهم السلام لا يختلفون ولكن يفتون الشيعة بمرّ الحقّ وربّما أفتوهم بالتقيّة، فما يختلف من قولهم فهو للتقيّة والتقيّة رحمة للشيعة. وأورده الطبرسي في الإحتجاج: ٢/١٠٥ عن الصادق عليه السلام (مثله).

امام جعفر صادق نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام وارث ہوئے علم انبیا علیہم السلام کے۔ اور سلیمان علیہ السلام وارث ہوئے داؤد علیہ السلام کے۔ اور محمد ﷺ وارث ہوئے سلیمان علیہ السلام کے۔
انبیا کا ورثہ درہم دینار زمین جائیداد نہیں ہوتا بلکہ انبیا کرام کی وراثت علم ہوتی ہے۔العلما ورثة الانبیا۔ نص قرآنی بھی موجود
الشافی جلد دوم کتاب الحجت۔ صفحہ 103

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بال ومتعلم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو مستدکب

ناشر

زلفی شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

visit 👉 www.sunnilibrary.com

راوی کتاب ہے میں نے کہا علم اسی کا نام ہے، فرمایا یہ وہ علم نہیں، علم وہ ہے جس کا تعلق ہر روز ہر گھڑی کے واقعات سے ہے

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَ عِنْدَهُ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ دَاوُدَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَ إِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَ إِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَإِنَّ عِنْدَنَا صُحُفَ إِبْرَاهِيمَ وَ أَلْوَاحَ مُوسَى عليهما السلام فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعِلْمُ فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، لَيْسَ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّمَا الْعِلْمُ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَوْماً بِيَوْمٍ وَسَاعَةً بِسَاعَةٍ

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابو بصیر بھی موجود تھے حضرت نے فرمایا۔ داؤد وارث ہوئے علم انبیا کے اور سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمد وارث ہوئے سلیمان کے اور ہم وارث ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ کے اور ان کے پاس علم تھا صحف ابراہیم اور الواح موسیٰ کا علم وہ ہے جو رات دن، روز بروز اور ساعت بڑھتا رہے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ خَلَفِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يُعْطِ الْأَنْبِيَاءَ شَيْئاً إِلَّا وَقَدْ أَعْطَاهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله، قَالَ: وَقَدْ أَعْطَى مُحَمَّداً جَمِيعَ مَا أَعْطَى الْأَنْبِيَاءَ وَعِنْدَنَا الصُّحُفُ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى» قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هِيَ الْأَلْوَاحُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۵۔ راوی نے صحف ابراہیمؑ و موسیٰؑ کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ الواح (کتاب) تھیں، آپؑ نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی تھا۔

٦ ـ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ» مَا الزَّبُورُ وَمَا الذِّكْرُ؟ قَالَ: الذِّكْرُ عِنْدَ اللهِ وَالزَّبُورُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى دَاوُدَ وَكُلُّ كِتَابٍ نَزَلَ فَهُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَنَحْنُ هُمْ.

انبیاءؑ دنیا میں مال و متن بنانے کیلئے نہیں آتے

اصول کافی کی شرح میں لکھا ہوا ہے کہ انبیاءؑ کی میراث نہیں ہوتی

کیونکہ وہ دنیا کے اندر مال بنانے کے لئے نہیں آتے

(عن أبي عبدالله ﷺ قال: إنّ العلماء ورثة الأنبياء) والوارث من يرث رجلاً بعد موته. وقال ابن الأثير في أسماء الله تعالى: الوارث هو الذي يرث الخلائق بعد فنائهم، ومنه الحديث: «اللّهمّ متّعني بسمعي وبصري واجعلهما الوارثين منّي» أي أبقهما صحيحين سليمين إلى أن أموت. وقيل: أراد بقاءها وقوّتهما عند الكبر وانحلال القوى النفسانية، فيكون السمع والبصر وارثي سائر القوى والباقين بعدها، وقيل: أراد بالسمع وعي ما يسمع والعمل به، وبالبصر الاعتبار بما يرى، وفيه فضل عظيم وشرف جسيم للعلماء وترغيب بليغ في تحصيل العلم.

(وذاك أنّ الأنبياء لم يورّثوا درهماً ولا ديناراً) هذا ينافي ظاهراً ما دلّ من الآيات والروايات على إيراثهم. والجواب: أنّ المراد أنّ الأنبياء لم يكن من شأنهم وعاداتهم جمع الأموال والأسباب كما هو شأن أبناء الدنيا، وهذا لا ينافي إيراثهم ما كان في أيديهم من الضروريات كالمساكن والمركوب والملبوس ونحوها، أو المراد أنّ الأنبياء من حيث إنّهم أنبياء لم يورّثوا ذلك يعني أنّ إيراث النبوة ومقتضاها ليس ذلك.

(وإنّما أورثوا أحاديث) الحديث في اللغة الخبر يأتي على القليل والكثير، ويجمع على أحاديث على غير قياس، وفي العرف قيل: هو ما يحكي قول النبيّ ﷺ أو فعله أو تقريره. وفيه: أنّه لا يصدق على المسموع منه ومن العترة الطاهرة، وعلى ما يحكي قول العترة أو فعلهم أو تقريرهم. وقيل: هو ما يحكي قول المعصوم أو منه غير محكي عن مثله، والقول بأنّه ليس بحديث باطل حكاية هذه الأمور، وأمّا ما لا ينتهي إلى المعصوم وإن ث عندنا.

، مثل قولهم: فلان أعطى من ماله كذا، أو للتبعيض على قق في أكثر الأمّة وإلّا فأورثوا أوصياءهم ﷺ جميعها. د أخذ رواية ونقل؛ لأنّ هذا ليس من باب وراثة العلم أنّ أصحابه من خدمة العلماء.

ن تركة الأنبياء حتى يعدّ قليل منه خيراً من الدنيا وما نقل شيخ العارفين بهاء الملّة والدين عن بعض أصحاب هذا المقام، وهو: أنّ آل النبيّ ﷺ كلّ من يؤول إليه، وهم أولاده ومن يحذو حذوهم من أقاربه الصوريّين الذين

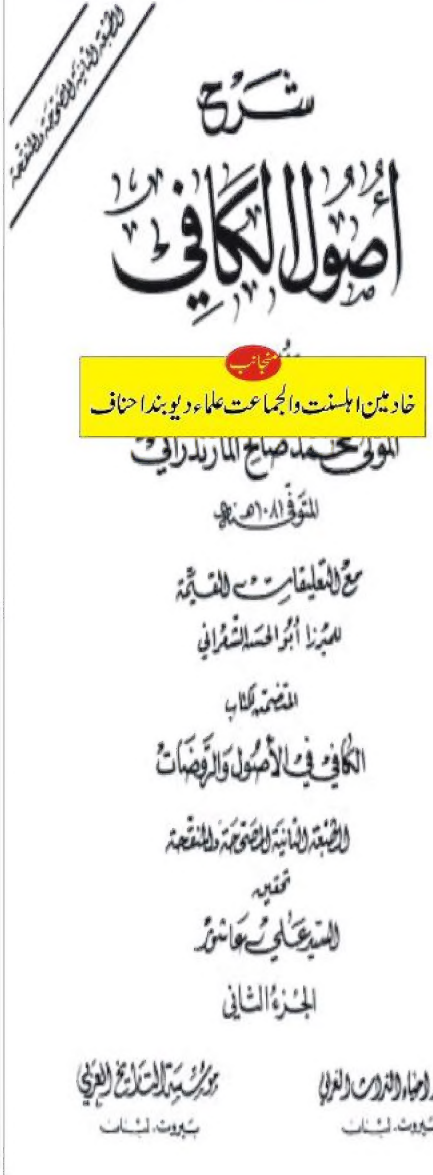

منجانب

خادمین اہلسنت والجماعت علماء دیوبند احناف

باغ فدک پر شیعہ کے اعتراض کا جواب،

"سیدنا صدیق اکبرؓ" نے حضرت فاطمہؓ کو فدک اور خیبر کی زمینوں میں حصہ نہیں دیا تھا یہ فیصلہ اہلسنت کے مذہب کے مطابق تو درست تھا ہی کہ انبیاء علیہم السلام کی وراثت جاری نہیں ہوتی مگر یہ فیصلہ شیعہ مذہب کے بھی عین مطابق تھا کیونکہ شیعہ مذہب کی معتبر ترین کتاب فروع الکافی ۷/۸۳ میں صاف لکھا ہے کہ النساء لایرثن من الارض
یعنی عورتوں کو زمین کی وارثت میں حصہ نہیں ملتا

لہذا شیعہ حضرات کا اپنے مذہب کے مطابق بھی الزام درست نہیں

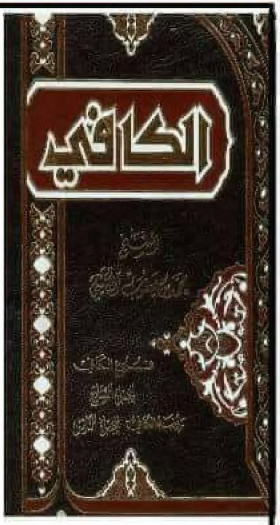

٦٨ - باب: أن النساء لا يرثن من العقار شيئاً

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: النِّسَاءُ لَا يَرِثْنَ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا مِنَ الْعُقَارِ شَيْئاً.

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَرِثُ مِمَّا تَرَكَ زَوْجُهَا مِنَ الْقُرَى وَالدُّورِ وَالسِّلَاحِ وَالدَّوَابِّ شَيْئاً وَتَرِثُ مِنَ الْمَالِ وَالْفُرُشِ وَالثِّيَابِ وَمَتَاعِ الْبَيْتِ مِمَّا تَرَكَ وَيُقَوَّمُ النَّقْضُ وَالْأَبْوَابُ وَالْجُذُوعُ وَالْقَصَبُ فَتُعْطَى حَقَّهَا مِنْهُ.

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ؛ وَبُكَيْرٍ؛ وَفُضَيْلٍ؛ وَبُرَيْدٍ؛ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام وَمِنْهُمْ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَمِنْهُمْ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَرِثُ مِنْ تَرِكَةِ زَوْجِهَا مِنْ تُرْبَةِ دَارٍ أَوْ أَرْضٍ إِلَّا أَنْ يُقَوَّمَ الطُّوبُ وَالْخَشَبُ قِيمَةً تُعْطَى رُبُعَهَا أَوْ ثُمُنَهَا إِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ مِنْ قِيمَةِ الطُّوبِ وَالْجُذُوعِ وَالْخَشَبِ.

٤ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ زُرَارَةَ؛ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنْ عَقَارِ الْأَرْضِ شَيْئاً.

دوسری روایت ہے فاطمہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کے دو بیٹے ہیں انہیں کچھ عطا کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن رضی اللہ عنہ کو میں نے اپنا رعب اور بزرگی دی اور حسین رضی اللہ عنہ کو

اپنی سخاوت اور شجاعت

الخصال تالیف الشیخ الصدوق صفحہ ۷۷

بيتي يقولون : إنّ جعفر بن أبي طالب رضي الله عنه لما قدم من أرض الحبشة وكان بها مهاجراً و ذلك يوم فتح خيبر ، قام إليه النبيّ ﷺ فقبّل بين عينيه ثمّ قال : ما أدري

١٢٣ ـ حدّثنا الحسن بن محمّد بن يحيى العلويّ ـ رحمه الله ـ قال : حدّثني جدّي قال : حدّثني محمّد بن عليّ قال : حدّثنا عبدالله بن الحسن بن محمّد [٣] وحسين بن عليّ بن عبدالله بن أبي رافع قال: [٣] أخبرني أبي عن شيخ من الأنصار يرفعه إلى زينب بنت ابن أبي رافع، عن أمّها قالت: قالت فاطمة عليها السلام : يا رسول الله هذان ابناك فانحلهما، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله: أمّا الحسن فنحلته هيبتي و سؤددي ، و أمّا الحسين فنحلته سخائي و شجاعتي .

هيبتي وسؤددي [١] و أمّا الحسين فانّ له جرأتي وجودي [٢] .

١٢٣ ـ حدّثنا الحسن بن محمّد بن يحيى العلويّ ـ رحمه الله ـ قال : حدّثني جدّي قال : حدّثني محمّد بن عليّ قال : حدّثنا عبدالله بن الحسن بن محمّد [٣] وحسين بن عليّ بن عبدالله بن أبي رافع قال: [٣] أخبرني أبي عن شيخ من الأنصار يرفعه إلى زينب بنت ابن أبي رافع، عن أمّها قالت: قالت فاطمة عليها السلام : يا رسول الله هذان ابناك فانحلهما، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله: أمّا الحسن فنحلته هيبتي و سؤددي ، و أمّا الحسين فنحلته سخائي و شجاعتي .

١٢٤ ـ حدّثنا الحسن بن محمّد بن يحيى العلويّ رضي الله عنه قال : حدّثني جدّي قال : حدّثنا محمّد بن جعفر قال : حدّثني أبي ، عن إبراهيم بن محمّد ، عن صفوان

(١) السؤدد ـ بضم السين وفتح الدال الاولى وقد يضم و سكون الهمزة ـ : السيادة والشرافة .

(٢) رواه الطبراني نحوه في الاوسط و فيه مكان « جرأتي » « جزالتي » وأورده المنقالي في تهذيب التهذيب كما في المتن . (٣) كذا .

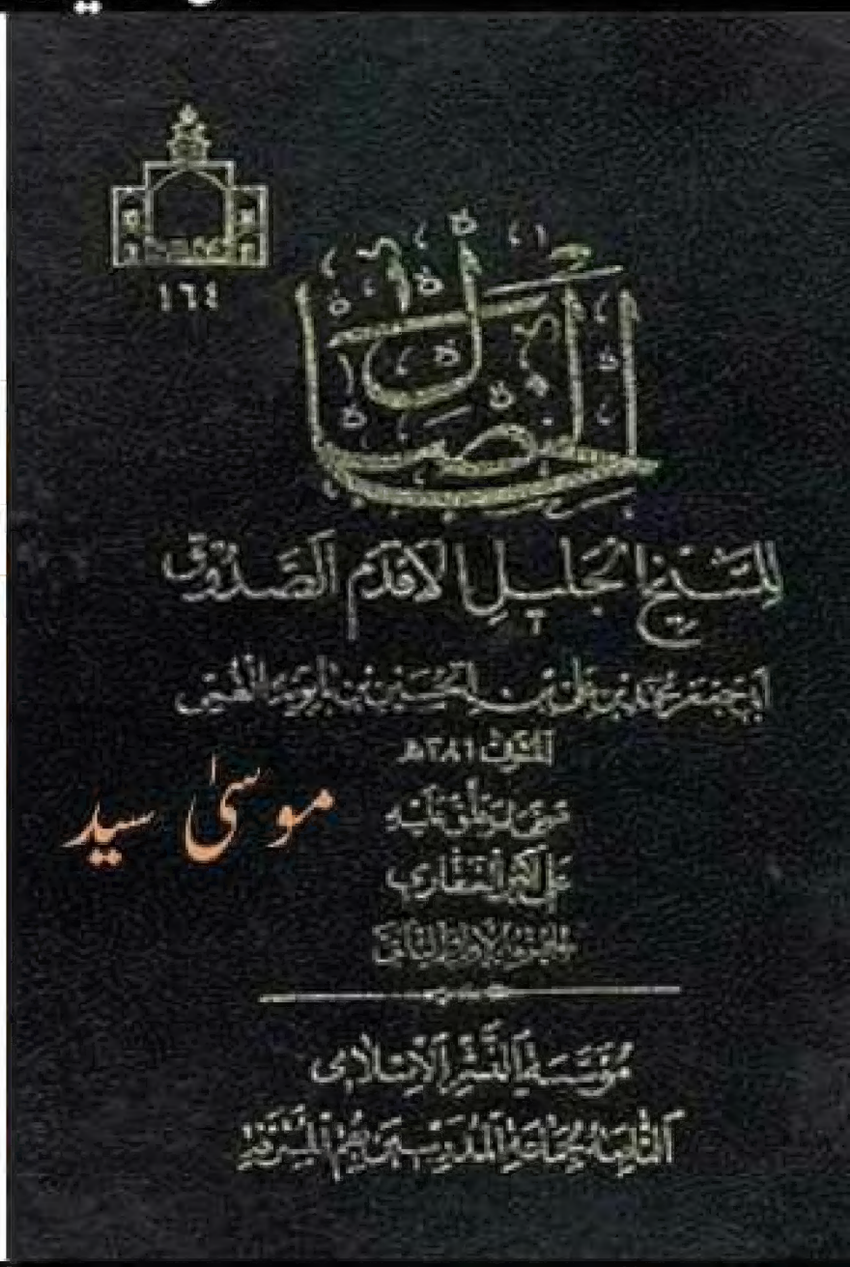

روتی ہے اور مظلوموں کے خون چھین لیتے ہیں اس نے اپنے فتوے سے حرام شدہ چیزوں کو حلال کر دیا اور اپنے فیصلہ شدہ چیزوں کو حرام بنا دیا۔ جو احکام اس سے صادر ہوئے وہ ان کے لئے بڑا ظلم نہیں، اور علم حق کے متعلق جو کچھ کرتا ہے وہ اس کا اہل نہیں۔

نوٹ: حضرت نے اپنے خطبہ میں یہ ظاہر فرمایا ہے کہ ایک گروہ تو ان صوفی صاحبان کا ہے جو اہلبیت علیہم السلام کے سیدھے راستہ سے ہٹ کر اپنا ایک نیا راستہ بنانے والے ہیں بظاہر روزے نماز کے بڑے پابند بن کر اپنے مریدوں کو اپنی رائے اور قیاس پر عمل کرا کے ان کو گمراہ کر رہے ہیں، دوسرا گروہ ان قاضیوں اور مفتیوں کا ہے جو جہل مرکب کا شکار ہیں وہ بھی تو اس کے ہیں کہ لوگوں کے شبہات کو زائل کرنے والے ہیں حالانکہ وہ پیروی شیطان کر کے خود ضلالت میں مبتلا ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ایک قاضی یا مفتی دوسرے کے حکم کو توڑ دیتا ہے۔

۷۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ أَصْحَابَ الْمَقَايِيسِ طَلَبُوا الْعِلْمَ بِالْمَقَايِيسِ فَلَمْ تَزِدْهُمُ الْمَقَايِيسُ مِنَ الْحَقِّ إِلَّا بُعْدًا وَإِنَّ دِينَ اللهِ لَا يُصَابُ بِالْمَقَايِيسِ

۷۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ قیاس کرنے والے لوگ علم کو قیاس میں تلاش کرتے ہیں لیکن یہ قیاسات انہیں حق سے دور ہی ہٹاتے جاتے ہیں۔ دین قیاسات سے حاصل نہیں ہوتا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَا: كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ سَبِيلُهَا إِلَى النَّارِ:

۸۔ راوی امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے کہ ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت کا راستہ جہنم کی طرف ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُكَيْمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقِيهْنَا فِي الدِّينِ وَأَغْنَانَا اللهُ بِكُمْ عَنِ النَّاسِ حَتَّى أَنَّ الْجَمَاعَةَ مِنَّا لَتَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ، مَا يَسْأَلُ رَجُلٌ صَاحِبَهُ، تَحْضُرُهُ الْمَسْأَلَةُ وَيَحْضُرُهُ جَوَابُهَا فِيمَا

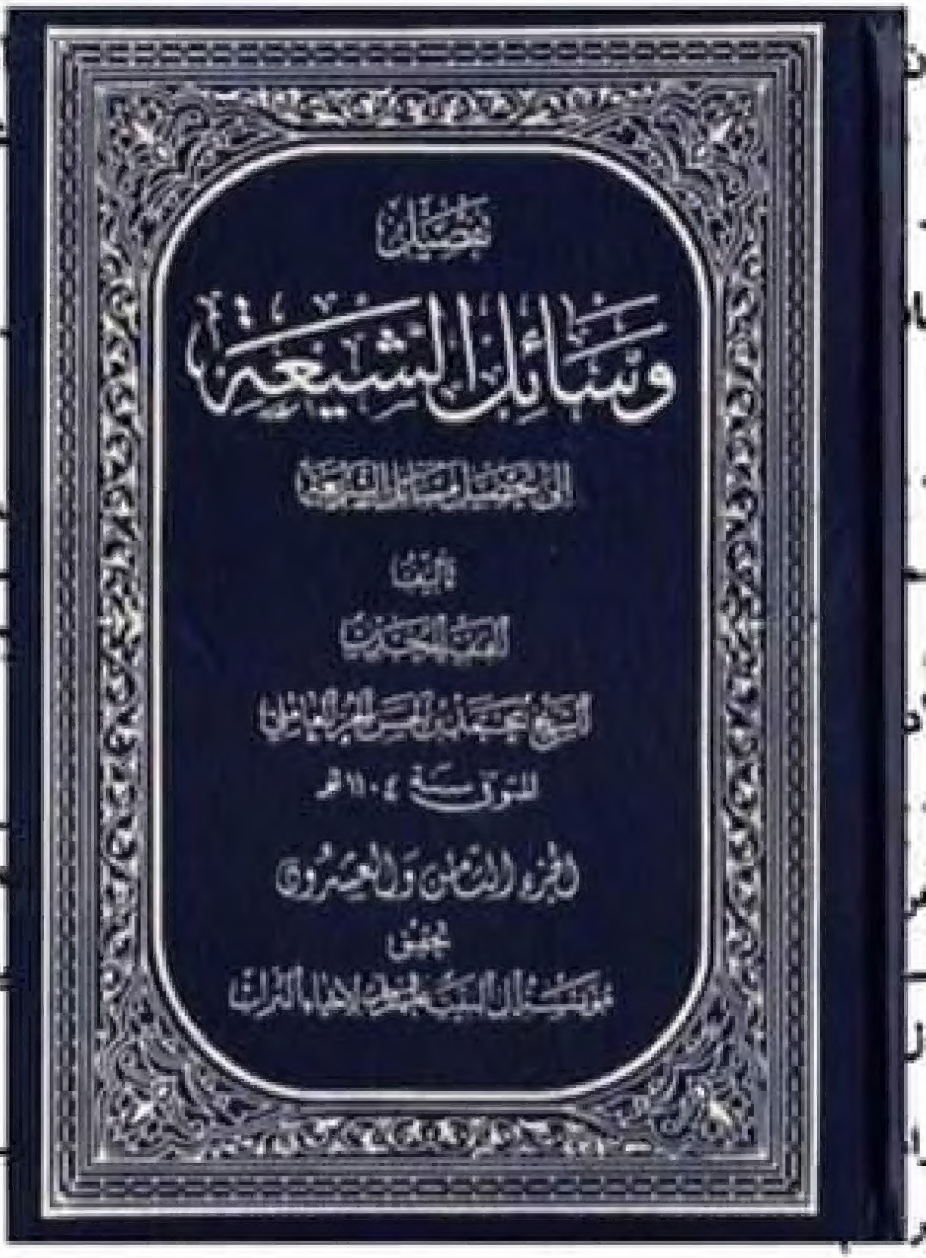

حديث ـ أن ... أصحابنا في
كتاب في ... شدخ رأسه
بالصخرة .

٧ ـ باب ... ادّعى

[٣٤٨٩٨] ... ل أبيه ، عن
ابن أبي عـ ... سلام) أنه
سئل عمّن ... م) : يقتله
الأدنى فالأد

[٣٤٨٩٩] ... ، عن ابن
فضّال ، عن ... أبي عبد الله
(عليه السـ ... يقول ذلك
فاقتله ، قال

ورواه ... بإسناده عن
عليّ بن إبر

[٣٤٩٠٠] ٣ ـ محمّد بن عليّ بن الحسين بإسناده عن عليّ بن الحكم ، عن أبان الأحمر ، عن أبي بصير يحيى بن أبي القاسم ، عن أبي جعفر (عليه السلام) ـ قال في حديث ـ : قال النبيّ (صلّى الله عليه وآله) : أيّها الناس إنّه لا نبيّ بعدي ، ولا سنّة بعد سنّتي ، فمن ادّعى ذلك فدعواه وبدعته في النار فاقتلوه ، ومن تبعه فانّه في النار ، أيّها الناس أحيوا القصاص ، وأحيوا الحقّ لصاحب الحقّ ولا تفرّقوا ، وأسلموا وسلّموا تسلموا ﴿كتب الله لأغلبنّ أنا ورسلي إنّ الله قويّ عزيز﴾[1] .

بختيٌّ اغتلم[1] فخرج من الدّار فقتل رجلاً ، فجاء أخو الرّجل فضرب الفحل بالسيف فعقره ، فقال : صاحب البختيّ ضامن للدّية ، ويقبض ثمن بختيّه » .

باب
﴿ ما يجب من احياء القصاص ﴾

٥٣٧٠ ـ روى عليٌّ بن الحكم ، عن أبان الأحمريّ ، عن أبي بصير يحيى بن أبي القاسم الأسديّ عن أبي جعفر عليه السلام قال : « لمّا حضرت النبيّ «ص» الوفاة نزل جبرائيل عليه السلام فقال : يا رسول الله هل لك في الرّجوع إلى الدّنيا ؟ فقال : لا قد بلّغت رسالات ربّي ، فأعادها عليه ، فقال : لا بل الرّفيق الأعلى ، ثمّ قال النبيّ «ص» والمسلمون حوله مجتمعون : أيّها الناس إنّه لا نبيّ بعدي ولا سنّة بعد سنّتي ، فمن ادّعى بعد ذلك فدعواه وبدعته في النار فاقتلوه ومن اتّبعه فإنّه في النار ، أيّها الناس أحيوا القصاص ، وأحيوا الحقّ لصاحب الحقّ ولا تفرّقوا ، أسلموا وسلّموا تسلموا ، كتب الله لأغلبنّ أنا ورسلي إنّ الله قويٌّ عزيز » .

﴿ ما جاء في السارق

٥٣٧١ ـ روى يونس
عبد الله عليه السلام قال :
متاعها ، فلمّا جمع الثياب تبـ
كان معه فلمّا فرغ حمل الثيـا
أهله يطلبون بدمه من الغد
طلبوا بدمه دية الغلام ويفسـ
فرجها لأنّه زان وهو في ماله

---

(١) البختي الابل الخرا
الفحل وفي تلك الحالة يكون كال

١٥ ـ قال أخبرني أبوجعفر محمّد بن عليّ ، عن أبيه ، عن سعد بن عبدالله ، عن إبراهيم بن محمّد الثّقفيّ ، عن محمّد بن مروان ، عن [زيدبن] أبان بن عثمان ، عن أبي بصير ، عن أبي جعفر الباقر عليه السلام قال : لمّا حضر النّبيّ صلى الله عليه وآله الوفاة نزل جبرئيل عليه السلام فقال له جبرئيل : يا رسول الله هل لك في الرجوع ؟ قال : لا ، قد بلّغت رسالات ربّي . ثمّ قال له : [يا رسول الله] أتريد الرّجوع إلى الدّنيا ؟ قال : لا ، بل التّرفيق الأعلى . ثمّ قال رسول الله صلى الله عليه وآله للمسلمين وهم مجتمعون حوله : أيّها النّاس [إنّه] لا نبيّ بعدي ، ولا سنّة بعد سنّتي ، فمن ادّعى ذلك فدعواه و بدعته في النّار ، و من ادّعى ذلك فاقتلوه ، ومن اتّبعه فانّهم في النّار [1] . أيّها النّاس أحيوا القصاص ، و أحيوا الحقّ ، ولا تفرّقوا ، وأسلموا وسلّموا تسلموا ، « كتب الله لأغلبنّ أنا ورسلي إنّ الله قويّ عزيز » [2] .

١٦ـ ... نا أبوالعبّاس

ـ وفنائها و ... الطو والفساد ، «واستكان» أي ... وانفرد أي عن الناس واعتزل ... ت عنه أحزانه التي كانت تلزم ... أي احترز عن الشرور ومنع ... بالسين المهملة أي السرور بل ... الأفعال « فلم يخفهم » على ... ن سخط كل شيء ، ولا يبعد ... وأبصر العاقبة» أي عرف أن ... .

(١) ... الذي في مقابل النص وما وضع ... حيها في النار وكذا تابعه و ...

(٢) ...

التبليغية؛ إذ مهمتها موجّدة بالتمسك بها فالعترة الطاهرة مشاعل الحق، ومنارات التوحيد، أغنت الأمة، علومُهم وتوجيهاتُهم عن بعث نبيّ يبلّغ رسالات الله، وهذا إجمال الكلام في أئمة أهل البيت ﷺ والتفصيل موكول إلى محلّه.

الوجه الثاني: أنّ علماء الأمّة المأمورين بالتبليغ بعد التفقه أغنوا الأمّة عن أيّ نبوّة تبليغية، قال سبحانه: ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾[1] وقال سبحانه: ﴿وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾[2].

السؤال الثا... الاتصال بعالم
الغيب واست...
الجواب ... الروحية لم توصد
بابها، وإنما أو... في التشريعي أو
التبليغي.
قال سبح... ي يتبيّنَ لَهُمْ أَنَّهُ
الحقُّ أَوَلَمْ يَ...
فالفتوح... ع غير مسدودة
بنصّ الكتاب... تتّقوا الله يجعلْ
لَكُمْ فُرقانا... الحقّ والباطل

(١) التوبة: ١٢٢.
(٢) آل عمران: ١٠٤.
(٣) فصلت: ٥٣.
(٤) الأنفال: ٢٩.

[١٢٥٦١٩] ٣ ـ صحيفة الرّضا (عليه السلام) ، بإسناده قال : « قال رسول الله (صلى الله عليه وآله) : إن الله ليبغض من يدخل عليه في بيته فلا يقاتل » .

[١٢٥٦٢٠] ٤ ـ فقه الرّضا (عليه السلام) : « ومن تخطّى حريم قوم حلّ قتله » .

[١٢٥٦٢١] ٥ ـ الجعفريات : أخبرنا عبدالله ، أخبرنا محمّد ، حدّثني موسى قال : حدّثنا أبي ، عن أبيه ، عن جدّه جعفر بن محمّد ، عن جدّه علي بن الحسين ، عن أبيه ، عن علي (عليهم السلام) ، قال : « قال رسول الله (صلى الله عليه وآله) : من شهر سيفه فدمه هدر » .

٤٠ ـ ﴿ باب قتل الدّعاة إلى البدعة ﴾

[١٢٥٦٢٢] ١ ـ الشّيخ المفيد في الأمالي : عن الصّدوق ، عن أبيه ، عن سعد بن عبدالله ، عن إبراهيم بن محمّد الثّقفي ، عن محمّد بن مروان ، عن زيد بن أبان بن عثمان ، عن أبي بصير ، عن أبي جعفر الباقر (عليه السلام) ، قال : « لمّا حضر النّبي (صلى الله عليه وآله) الوفاة ـ إلى أن قال ـ ثم قال رسول الله (صلى الله عليه وآله) للمسلمين وهم مجتمعون حوله : أيّها النّاس لا نبيّ بعدي ، ولا سنّة بعد سنّتي ، فمن ادّعى ذلك فدعواه وبدعته في النّار ، ومن ادّعى ذلك فاقتلوه ومن اتبعه فهم في النّار » الخبر .

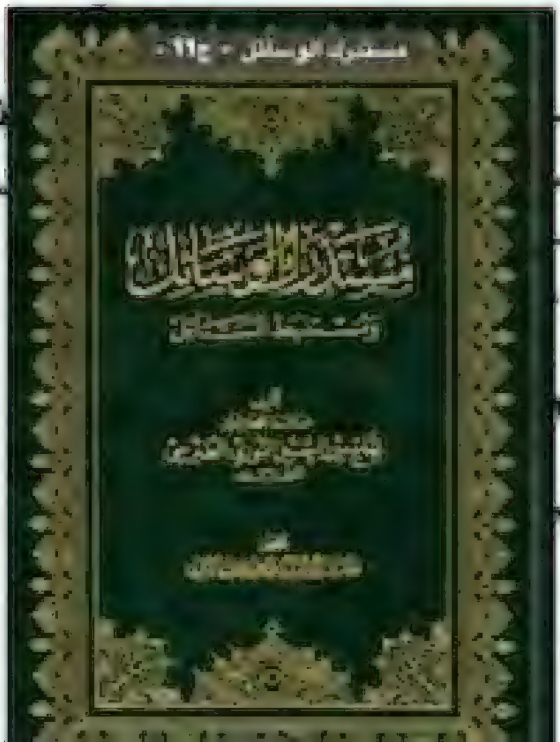

[١٢٥٦٢٣] ١ ـ ابن شهـ ... ه (صلى الله عليه وآله) عهداً لحيّ ... د رسول الله (صلى

٣ ـ صحيفة الرضا (...
٤ ـ فقه الرضا (عليه ...
٥ ـ الجعفريات ص ٣...

١ ـ أمالي المفيد ص ٣...

١ ـ المناقب ج ١ ص ...

الأصل السادس والثلاثون بعد المائة: مصادر التشريع والتجديد

يعمل الشيعة الإمامية في العقائد والأصول بأحاديث مروية عن رسول الله ﷺ من طريق الذات يعتمد عليهم، سواء أكانت هذه الروايات والأحاديث في كتب الشيعة أم في كتب أهل السنة.

من هنا ربما استند الشيعة في كتبهم الفقهية إلى روايات منقولة من طريق رواة من أهل السنة أيضاً، ويسمى هذا النوع من الحديث الذي انقسم أقسامه على أربعة أقسام: بالموثق.

وعلى هذا فإن ما يرمي به البعض من المغرضين والشيعة الإمامية في هذا المجال لا أساس له من الصحة مطلقاً.

إن الفقه الشيعي الإمامي يقوم - أساساً - على الكتاب والسنة، والعقل، والإجماع.

والسنة عبارة عن قول المعصومين وفعلهم وتقريرهم، وعلى رأسهم رسول الله ﷺ.

وعلى هذا إذا روى شخص ثقة حديثاً عن رسول الله ﷺ واشتمل ذلك الحديث على قول النبي، أو فعله، أو تقريره، كان معتبراً في نظر الشيعة الإمامية ويلتزم بالعمل وعملوا وفقه.

وما نجده في مؤلفات الشيعة ومصنفاتهم شاهدٌ حيٌ على هذا القول، ويجب أن نقول: إنه ليس هناك أي فرق بين كتب الشيعة في الحديث، وكتب أهل السنة في الحديث، في هذا المجال، إنما الكلام هو في الشخص من هو الثقة، وفي درجة اعتبار الراوي.

لأبي عبدالله عليه السلام : إن يزيد يزعم أنّه نبيّ ، فقال : إن سمعته يقول ذلك فاقتله ـ الحديث » (١) . ومعتبرة أبي بصير يحيى بن أبي القاسم عن أبي جعفر عليه السلام قال في حديث « قال النبيّ صلى الله عليه وآله : أيّها الناس إنّه لا نبيّ بعدي ولا سنّة بعد سنّتي فمن ادّعى ذلك فدعواه و بدعته في النار ، فاقتلوه و من اتّبعه فإنّه في النار ـ الحديث » (٢) .

و أما قول من قال : « لا أدري هل [عليه السلام] صادق أو لا » إنما كان على ظاهر الإسلام ، [illegible] ابن سنان المرديّ عن [illegible] » (٣) .

و فا[illegible] إلى النبي عليه السلام فقال [illegible] ، ولكن كان يقتله ، إنه [illegible]

و بم[illegible] وجهه فإنّ الشاكّ فارج[illegible] معه معاملة المسلم ، و[illegible] مع إظهار الإسلام سا[illegible] معه معاملة سائر الكفّا[illegible] قتل بمجرّد الارتداد لأ[illegible]

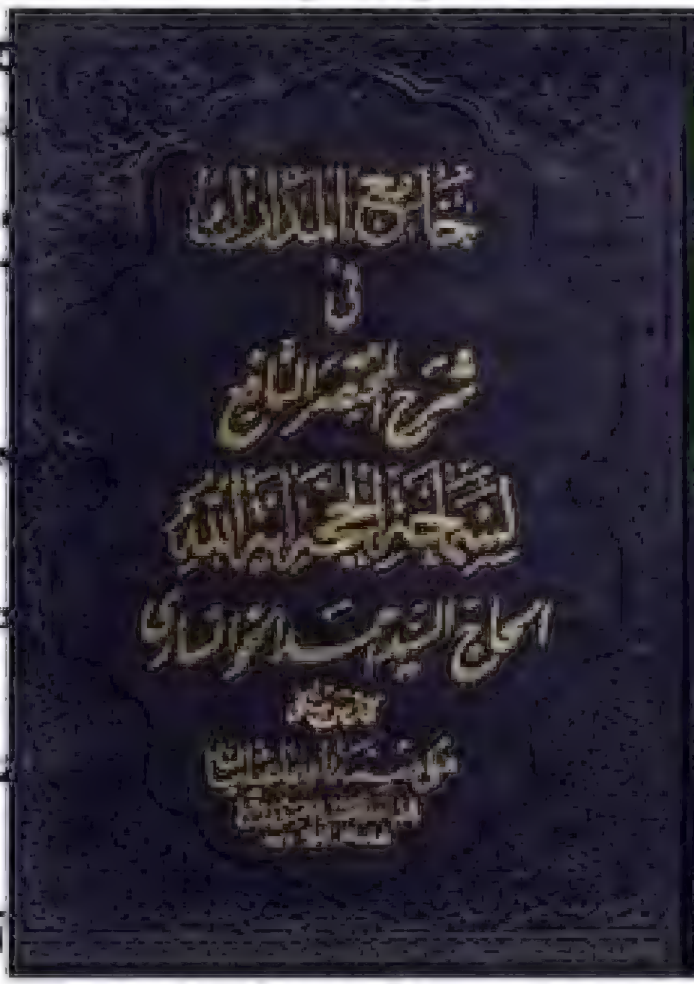

[illegible] ، الرابعة يكره أن يزاد في تأديب الصبيّ عن عشرة أسواط و كذا العبد و لو فعل استحبّ

(١) الكافي ج ٧ ص ٢٥٨ تحت رقم ١٣ .

(٢) الفقيه ج ٤ ص ١٢٣ طبع مكتبة الصدوق .

(٣) المصدر ص ٨٩ .

(٤) التهذيب في حد المرتد تحت رقم ٢٢ . والكافي ج ٧ ص ٢٥٨ تحت رقم ١٣ .

وطاعة الرسول واجبة في حياته وبعد وفاته، لأن اتباع شريعته لازم بعد وفاته لجميع المكلفين، ومعلوم ضرورة أنه دعا إليها جميع العالمين إلى يوم القيامة، كما علم أنه رسول الله إليهم أجمعين.

وقوله: ﴿وَأُوْلِي ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ للمفسرين فيه قولان:

أحدهما: أنهم الأمراء، عن أبي هريرة وابن عباس في إحدى الروايتين وميمون بن مهران والسدي، واختاره الجبائي والبلخي والطبري.

والآخر: أنهم العلماء، عن جابر بن عبد الله وابن عباس في الرواية الأخرى، ومجاهد والحسن وعطا وجماعة، وقال بعضهم: لأنهم الذين يرجع إليهم في الأحكام، ويجب الرجوع إليهم عند التنازع دون الولاة.

وأما [illegible] الأئمة من آل محمد، أو- [illegible] جوز أن يوجب الله طاعة الـ [illegible] أمن منه الغلط والأمر بالقب [illegible] بأمر بطاعة من يعصيه أو يا [illegible] كما أنه محال أن يجتمع [illegible] اعة أولي الأمر بطاعة رسو [illegible] ميعاً، كما أن الرسول فوق [illegible] د ﷺ الذين ثبتت إمامتهم [illegible] ل فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ [illegible] كتاب الله وسنة الرسول، وه [illegible]

ونحن [illegible] لى الرسول في حياته، لأنه [illegible] سبحانه ذلك وعظمه بقوله [illegible] رسول ﴿ذَٰلِكَ خَيْرٌ﴾ لكم، ﴿وَأَحْ [illegible] التأويل من آل يؤول إذا رجع، [illegible] معناه أحسن جزاء، عن [illegible] معناه أحسن من تأويلكم [illegible] وهو الأقوى، لأن الرد إلى [illegible] بغير حجة.

واستد [illegible] إجماع الأمة حجة بأن قالوا: إنما أوجب الله الرد إلى الكتاب والسنة بشرط وجود التنازع، فدل على أنه إذا لم يوجد التنازع لا يجب الرد، ولا يكون كذلك إلا والإجماع حجة. وهذا الاستدلال إنما يصح

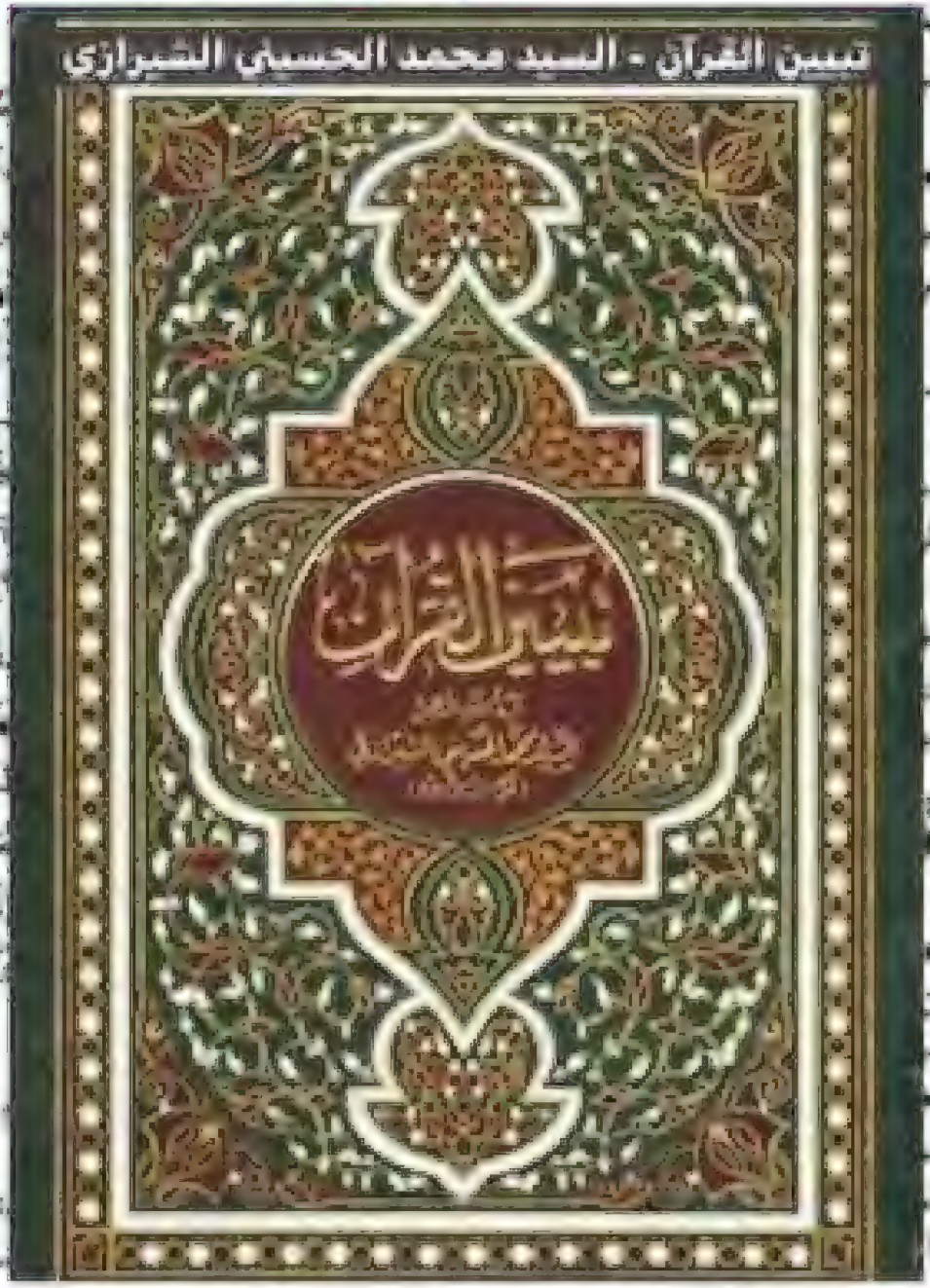

[٥٢] ﴿أولئك﴾ ... من رحمته ﴿ومن يلعن﴾ ... من يأس الله.

[٥٣] ﴿أم لهم﴾ ... وهذا مقدمة لقوله ﴿لا يؤتون الناس﴾ ... إنهم لبخلهم لا يعطون أحداً حتى لو كان لهم الملك، فكيف ... مؤمنون بالجبت ...

[٥٤] ﴿أم يحسدون﴾ ... قالوا للنبي ﷺ ﴿على ما آتاهم الله﴾ ... وجه حسدهم، ... مستغربة منه ﴿الكتاب﴾ الكتب ﴿وآتيناهم ملكاً﴾ ...

[٥٥] ﴿فمنهم﴾ ... بمحمد ﷺ ... النبي ﷺ ومنع ... أي كفى جهنم لهم ...

[٥٦] ﴿إن الذين﴾ ... رسلهم وملائكته ﴿يصلونها﴾ ... ﴿ليذوقوا العذاب﴾ ﴿إن الله كان عزيزاً﴾ لا يغلبه شيء ...

[٥٧] ﴿والذين آمنوا﴾ ... ﴿تجري من تحتها﴾ أنهارها وأشجارها ﴿الأنهار خالدين فيها أبداً﴾ ... تسخنه الشمس، باردا لا حر فيه.

[٥٨] ﴿إن الله يأمركم أن تؤدوا﴾ أي ترددوا ﴿الأمانات إلى أهلها وإذا حكمتم بين الناس أن تحكموا بالعدل﴾ لا بالجور ﴿إن الله نعما﴾ أي نعم ما ﴿يعظكم به إن الله كان سميعاً﴾ لأقوالكم ﴿بصيراً﴾ بما تفعلون فيجازيكم عليه.

[٥٩] ﴿يا أيها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم﴾ أي الذين يقدمهم السلطة وهم الأئمة عليهم السلام ومن استنابوهم ﴿فإن تنازعتم في شيء﴾ من أمور دينكم ﴿فردوه﴾ فراجعوا فيه ﴿إلى﴾ كتاب ﴿الله و﴾ سنة ﴿الرسول إن كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر﴾ فإن من لا يراجع الله والرسول لا إيمان له ﴿ذلك﴾ العمل بما ذكرنا ﴿خير وأحسن تأويلا﴾ فإن أول ذلك ومرجعه أحسن من المخالفة.

هو كائن ، أعلم ذلك كما أنظر إلى كفّي ، إنّ الله يقول : «فيه تبيان كلّ شيء» .

٩ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن عليّ بن النعمان ، عن إسماعيل بن جابر ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : كتاب الله فيه بأ ما قبلكم و خبر ما بعدكم وفصل ما بينكم ونحن نعلمه .

١٠ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن إسماعيل بن مهران عن سيف بن عميرة ، عن أبي المغرا ، عن سماعة ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : قلت له : أكلّ شيء في كتاب الله وسنّة نبيّه صلى الله عليه وآله أو تقولون فيه ؟ قال : بل كلّ شيء في كتاب الله وسنّة نبيّه صلى الله عليه وآله .

وخبر ماكان وما
أوّلاً إشتمال الك
مبتدءاً بالعمدة الخ
الجنّة والنار ثمّ م
الحديث ا
قوله عليه السلام
المبدء من العلم با
الآخر وأحواله و
بأن تحمل القبليّ
راجع إلى الكتاب أو الجميع .

ذكر الخاصّ فذكر
ها و ذكر أحوالها
الأخرويّات أعني
نبأ ماقبلكم علم
عاد من العلم باليوم
الشرايع والأحكام
نين وضمير تعلمه

الحديث العاشر : موثق .

قوله عليه السلام أو تقولون فيه : بصيغة الخطاب اى تحكمون فيه بآرائكم ، و قرء بعض الافاضل بصيغة الغيبة وقال : أى أو يقول الناس كلّ شيء في كتاب الله وليس كلّ شيء فيه .

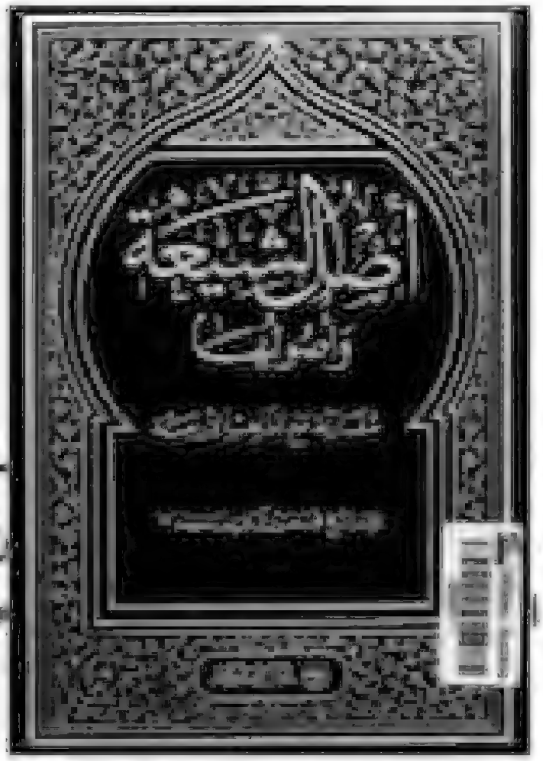

يعتقد الإماميّة [illegible] في كل واقعة حكماً حتى أرش الخدش ، [illegible] من حركة أو سكون إلا وفيه حكم من [illegible] حرمة والندب والكراهة والإباحة .

وما من معاملة على مال أو عقد نكاح ونحوهما الا وللشرع فيه حكم صحة أو فساد ، وقد أودع الله سبحانه جميع تلك الأحكام عند نبيّه خاتم الأنبياء . وعرفها النبي بالوحي من الله أو الإلهام ، ثم إنه سلام الله عليه - حسب وقوع الحوادث أو حدوث الوقائع أو حصول الابتلاء ، وتجدد الآثار والأطوار - بيّن كثيراً منها للناس ولا سيّما أصحابه الحافون به الطائفون كل يوم بعرش حضوره ليكونوا هم المبلّغين لسائر المسلمين في الآفاق ﴿ليكون

(١) وقد ذهب المالكية والأحناف والحنابلة والشافعية الى تقسيم الأحكام الى هذه الأقسام الخمسة فراجع بداية المجتهد ونهاية المقتصد لابن رشد المالكي ، المجلد الأول ، ص/٦ . مكتبة الكليات الأزهرية ط١٩٦٦ وحاشية كفاية الطالب الرباني للشيخ العدوي المالكي ، الجزء الأول ص/٢٣ وطبعة مصطفى البابي الحلبي بالقاهرة ١٩٣٨م. وحاشية العلامة الطحطاوي الحنفي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح ص/٣ مطبعة بولاق بالقاهرة ١٣١٩هـ. وكشاف القناع عن متن الاقناع للبهوتي الحنبلي ، المجلد الأول ص/٢١ ، مكتبة النصر الحديثة بالرياض. وحاشية إعانة الطالبين للسيد البكري الدمياطي الشافعي ، الجزء الرابع ، ص/٢١١ مطبعة مصطفى البابي الحلبي ١٩٣٨م.

[illegible] الصحابي وروايته

لقد رُوِيَت ونُقِلَت السنّة النبويّة إلى الأجيال اللاحقة عن طريق فريق من صحابته، وما رُوِيَ من قوله، وفعله، وتقريره ﷺ حجةٌ إلهيّةٌ يجب اتباعها، والعمل بموجبها.

فإذا روى صحابيٌّ السُّنّة النبويّة وحازت تلك الرواية على كل شرائط الحجية تلقّاها الجميع بالقبول ولزم العمل وفقها.

وهكذا إذا فسّر أحدٌ الصحابة لغةً من لغات القرآن ولفظاً من ألفاظه، أو روى شيئاً من الحوادث والوقائع المرتبطة بعصر الرسالة، أو غيرها، قبلت روايته إذا توفرت فيها الشروط المذكورة.

ولكن إذا ذكر الصحابيُّ رأيه أو استنباطه من آية قرآنية، أو حديث نبوي، أو نُقِل عنه قولٌ، ولم يتبيّن أنّ ذلك المنقول هل هو من سنّة رسول الله ﷺ، أو أنّه رأي ذلك الصحابي واجتهاده الخاص، لم يكن في هذه الحالة حجةً، لأنّ رأي المجتهد ليس حجة على غيره من المجتهدين.

ولهذا يجب التفريق في مجال العمل بقول الصحابي بين رأيه واجتهاده، وبين ما ينقله للسنّة النبوية. والشيعة الإمامية إنّما تعمل بقول الصحابي إذا روى السُّنّة النبويّة.

١٠ ـ وبهذا الإسناد، عن مروك بن عبيد، عن محمّد بن زيد الطبريّ قال: كنت قائماً على رأس الرّضا عليه السلام بخراسان وعنده عدّة من بني هاشم وفيهم إسحاق بن موسى بن عيسى العبّاسي فقال: يا إسحاق! بلغني أنّ الناس يقولون: إنّا نزعم أنّ الناس عبيد لنا، لا وقرابتي من رسول الله صلى الله عليه وآله ما قلته قطّ ولا سمعته من آبائي قاله، ولا بلغني عن أحد من آبائي قاله، ولكنّي أقول: الناس عبيدٌ لنا في الطاعة، موال لنا في الدّين. فليبلّغ الشاهد الغائب.[1]

• الشرح:

قوله: (لا وقرابتي) فإ... ير الله تعالى كالكتب المنزلة والأنبياء والأئمة والقرابة ... حلف بغير الله، قلنا: لعلّ التصريح والنهي في الدّ... كان له شأن ومنزلة، كيف لا؟ وقد وقع ذلك في كثير من...

قوله: (ما قلته قطّ) فإ... صدور هذا القول عن أحد من الأئمّة، قلت: صدوره عن... من باب نفي الملزوم بانتفاء اللاّزم.

قوله: (عبيد لنا في الط... على العبد طاعة السيّد، فهم عبيد لنا بهذا الاعتبار لا ... ع شائع كما يقال: فلان عبد للشيطان وعبد لهواه.

قوله: (موال لنا في الد... له تعالى ﴿ذلك بأنّ الله مولى الّذين آمنوا﴾.

قوله: (فليبلّغ الشاهد الغائب) فيه ترغيب في نشر الحديث، وتجويز للعمل بخبر الواحد، وحصر فائدة النقل في حصول التواتر خلاف الظاهر.

• الأصل:

١١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن صالح بن السندي، عن جعفر بن بشير، عن أبي سلمة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته يقول: نحن الّذين فرض الله طاعتنا، لا يسع الناس إلّا معرفتنا، ولا يعذر الناس بجهالتنا، مَن عرفنا كان مؤمناً، ومَن أنكرنا كان كافراً، ومَن لم يعرفنا ولم ينكرنا كان ضالاً حتّى يرجع إلى الهدى الّذي افترض الله عليه من طاعتنا الواجبة فإن يمت على ضلالته يفعل الله به

---

١ ـ الكافي: ١ / ١٨٧.

الحافظ لغو ولا يجتمع الحافظان في وقت واحد، إلى غير ذلك من الآيات[١].

ومن جملة الروايات الحديث المروي بطرق كثيرة من العامة والخاصة عن النبيّ -صلّى الله عليه وآله- أنه قال لعلي -عليه السلام-: «أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلّا أنه لانبي بعدي» والنكرة في سياق النفي تفيد العموم وحيث كان النبي أعم من المرسل فنفي النبي يلازم نفي المرسل أيضاً كما لايخفى.

ومن جملة الروايات الحديث الصحيح المروي في من لايحضره الفقيه عن أبي جعفر -عليه السلام- قال في حديث: «قال النبي -صلّى الله عليه وآله- والمسلمون حوله مجتمعون: أيها الناس إنه لانبي بعدي، ولا سنة بعد سنتي، فمن ادعى بعد ذلك، فدعواه وبدعته في النار، فاقتلوه، ومن اتبعه فإنه في النار»[٢].

ومن جملة الروايات أيضاً ما عن عبدالعظيم الحسني قال: «دخلت على سيدي علي بـ[illegible]: مرحباً بك يا أبا القاسم أنت [illegible] إني أريد أن أعرض عليك ديني، [illegible] وجلّ فقال: هات يا أبا القاسم، [illegible] ليس كمثله شيء -إلى أن قال-: [illegible] لا نبي بعده إلى يوم القيامة، وأن [illegible] يوم القيامة -إلى أن قال-: فقال [illegible]، هذا والله دين الله الذي ارتضاه [illegible] ابت في الحياة الدنيا والآخرة»[٣].

ومن جملـ[illegible] سلام- حين يلي غسل

(١) راجع كتاب [illegible]

(٢) من لايحضره الـ[illegible]

(٣) كمال الدين: ج٢ ص ٣٧٩.

ابن أبي نجران ، ... ي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله ... يا أبا مريم هل تدري ما دون مظلمته ... ودون ماله وأشباه ذلك ، فقال : يا أبا مر...

الرواية ...

[١٠٥٦١] ٥ـ ... ن محمّد ، عن عثمان بن عيسى ، عن أبي ... أمير المؤمنين عليه السلام يقول على المنبر : يا م... فقه ثمّ المتجر ، والله للربا في هذه الأمّة أخ... بالصدق ، التاجر فاجر والفاجر في النار.

[١٠٥٦٢] ٦ـ الكليني ، عن عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن أحمد ابن محمّد بن أبي نصر ، عن أبان بن عثمان ، عن ابن أبي يعفور ، عن أبي عبد الله عليه السلام : إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله خطب الناس في مسجد الخيف فقال : نضّر الله عبداً سمع مقالتي فوعاها وحفظها وبلغها من لم يسمعها فربّ حامل فقه غير فقيه وربّ حامل فقه إلى من هو أفقه منه ، ثلاث لا يغلّ عليهنّ : قلب امرئ مسلم إخلاص العمل لله والنصيحة لأئمة المسلمين واللزوم لجماعتهم فإنّ دعوتهم محيطة من ورائهم ، المسلمون اخوة تتكافي دماؤهم ويسعى بذمّتهم أدناهم .

ورواه أيضاً عن حماد بن عثمان عن أبان عن ابن أبي يعفور مثله وزاد فيه : وهم يد على من سواهم ، وذكر في حديثه أنّه خطب في حجة الوداع بمنى في مسجد الخيف[٣] .

الرواية صحيحة الإسناد .

---

(١) الكافي : ٥/٥٢ ح ٢.

(٢) الكافي : ٥/١٥٠ ح ١.

(٣) الكافي : ١/٤٠٣ ح ١.

١٤٩ - ومن كلام له عليه السلام

قبل موته

أَيُّهَا النَّاسُ ، كُلُّ امْرِىءٍ لَاقٍ مَا يَفِرُّ مِنْهُ فِي فِرَارِهِ . الْأَجَلُ مَسَاقُ النَّفْسِ[١١٨١٨] . وَالْهَرَبُ مِنْهُ مُوَافَاتُهُ . كَمْ أَطْرَدْتُ[١١٨١٩] الْأَيَّامَ أَبْحَثُهَا عَنْ مَكْنُونِ هٰذَا الْأَمْرِ ، فَأَبَى اللهُ إِلَّا إِخْفَاءَهُ . هَيْهَاتَ ! عِلْمٌ مَخْزُونٌ ! أَمَّا وَصِيَّتِي : فَاللهَ لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً ، وَمُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ، فَلَا تُضَيِّعُوا سُنَّتَهُ . أَقِيمُوا هٰذَيْنِ الْعَمُودَيْنِ ، وَأَوْقِدُوا هٰذَيْنِ الْمِصْبَاحَيْنِ ، وَخَلَاكُمْ ذَمٌّ[١١٨٢٠] مَا لَمْ تَنْشَدُّوا[١١٨٢١] . حُمِّلَ كُلُّ امْرِىءٍ مِنْكُمْ مَجْهُودَهُ ، وَخُفِّفَ عَنِ [illegible] عَلِيمٌ . أَنَا [illegible] بِالْأُنْسِ صَا [illegible] فُكُمْ ! غَفَرَ اللهُ لِي وَلَكُمْ

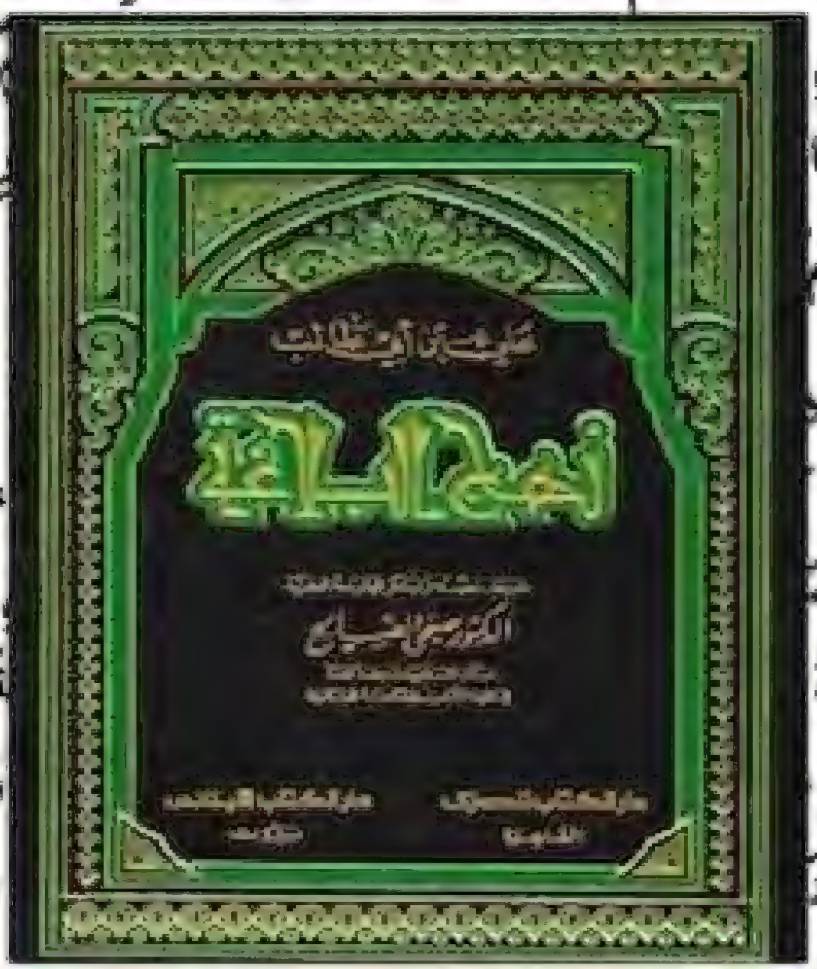

إِنْ تَثْبُتِ [illegible] تَنْحَفِرِ[١١٨٢٤] الْقَدَمُ فَإِنَّا [illegible] ، وَتَحْتَ ظِلِّ غَمَامٍ ، أَضْ [illegible] مَخَطُّهَا[١١٨٢٨] . وَإِنَّمَا كُنْتُ [illegible] ةَ خَلَاءٍ[١١٨٢٩] ؛ سَاكِنَةً بَعْدَ [illegible] وَخُفُوتٍ[١١٨٣٠] إِطْرَابِي ، وَ [illegible] مِنَ الْمَنْطِقِ

١٢٥ - ومن كلام له عليه السلام

في التحكيم

وذلك بعد صفين لأمر الحكمين

إِنَّا لَمْ نُحَكِّمِ الرِّجَالَ ، وَإِنَّمَا حَكَّمْنَا الْقُرْآنَ . هٰذَا الْقُرْآنُ إِنَّمَا هُوَ خَطٌّ مَسْتُورٌ بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ[١٦٧٦] ، لَا يَنْطِقُ بِلِسَانٍ ، وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْ تَرْجُمَانٍ . وَإِنَّمَا يَنْطِقُ عَنْهُ الرِّجَالُ . وَلَمَّا دَعَانَا الْقَوْمُ إِلَىٰ أَنْ نُحَكِّمَ بَيْنَنَا الْقُرْآنَ لَمْ نَكُنِ الْفَرِيقَ الْمُتَوَلِّيَ عَنْ كِتَابِ اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ ، وَقَدْ قَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ : «فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُولِ» ، فَرَدُّهُ إِلَى اللهِ أَنْ نَحْكُمَ بِكِتَابِهِ ، وَرَدُّهُ إِلَى الرَّسُولِ أَنْ نَأْخُذَ بِسُنَّتِهِ ، فَإِذَا حُكِمَ بِالصِّدْقِ فِي كِتَابِ اللهِ ، فَنَحْنُ أَحَقُّ النَّاسِ بِهِ ، وَإِنْ حُكِمَ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ وَأَوْلَاهُمْ بِهَا .

وَأَمَّا قَوْلُكُمْ : [illegible] حَكِيمٍ ؟ فَإِنَّمَا [illegible] أَنْ يُصْلِحَ [illegible] ، فَتَعْجَلَ عَنْ [illegible] مَنْ كَانَ الْعَمَلُ [illegible] وَإِنْ جَرَّ إِلَيْهِ [illegible] وا لِلْمَسِيرِ إِلَىٰ [illegible] الْجَوْرِ[١٦٧٩] لَا

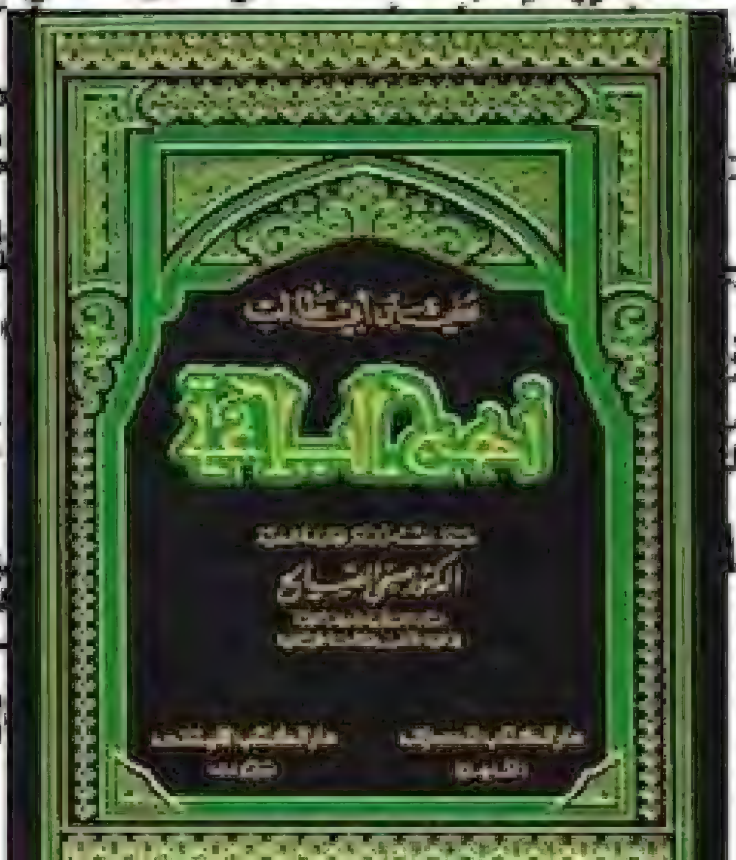

عادل کے متعلق اور سنتِ قائمہ کے متعلق اور جو اس کے علاوہ ہے وہ فضولِ الٰہی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَذَاكَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِرْهَماً وَلَا دِينَاراً وَإِنَّمَا أَوْرَثُوا أَحَادِيثَ مِنْ أَحَادِيثِهِمْ فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِنْهَا فَقَدْ أَخَذَ حَظّاً وَافِراً، فَانْظُرُوا عِلْمَكُمْ هَذَا عَمَّنْ تَأْخُذُونَهُ؟، فَإِنَّ فِينَا أَهْلَ الْبَيْتِ فِي كُلِّ خَلَفٍ عُدُولاً يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علماء وارث انبیاء ہیں اور انبیاء نہیں مالک ہوتے درہم و دینار کے بلکہ وہ تو وارث ہوتے ہیں ان کی احادیث کے پس جس نے ان احادیث سے کچھ لے لیا۔ اس نے کافی نصیب پایا پس تم اس پر نظر رکھو کہ تم اس علم کو کس سے لیتے ہو۔ ہمارے اہل بیت کا ہے کیونکہ جو ہر پیغمبر نے امت کے لئے چھوڑا ہے اس کے وارث ہمارے اہلبیت رسول ہیں جو عادل ہیں جو رد کرتے ہیں غالیوں کی تحریف اور اہل باطل کے تغیرات اور جاہلوں کی تاویلوں کو۔

۳۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْراً فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب خدا کسی بندے سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے علم دین عطا کرتا ہے

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رَبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ الْكَمَالُ كُلُّ الْكَمَالِ التَّفَقُّهُ فِي الدِّينِ وَالصَّبْرُ عَلَى النَّائِبَةِ وَتَقْدِيرُ الْمَعِيشَةِ

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کمال تمام ہے علم دین حاصل کرنے، مصیبت پر صبر کرنے اور خرچ میں میانہ روی اختیار کرنے کا۔

عليه السلام يقول : من خالف كتاب الله وسنّة محمد صلى الله عليه وآله فقد كفر .

٧ ـ عليّ بن إبراهيم ؛ عن محمد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس رفعه قال : قال عليّ بن الحسين عليه السلام : إنّ أفضل الأعمال عند الله ما عمل بالسنّة وان قلّ .

٨ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن إسماعيل بن مهران عن أبي سعيد القمّاط وصالح بن سعيد ، عن أبان بن تغلب ، عن أبي جعفر عليه السلام أنّه سئل عن مسألة فأجاب فيها ، قال : فقال الرجل : إنّ الفقهاء لايقولون هذا ، فقال : ياويحك وهل رأيت فقيهاً قطّ ؟! إنّ الفقيه حقّ الفقيه الزاهد في الدنيا ، الراغب في الآخرة ، المتمسّك بسنّة النبيّ صلى الله عليه وآله .

٩ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن أبيه ، عن أبي إسماعيل إبراهيم [illegible] بالله ، عن

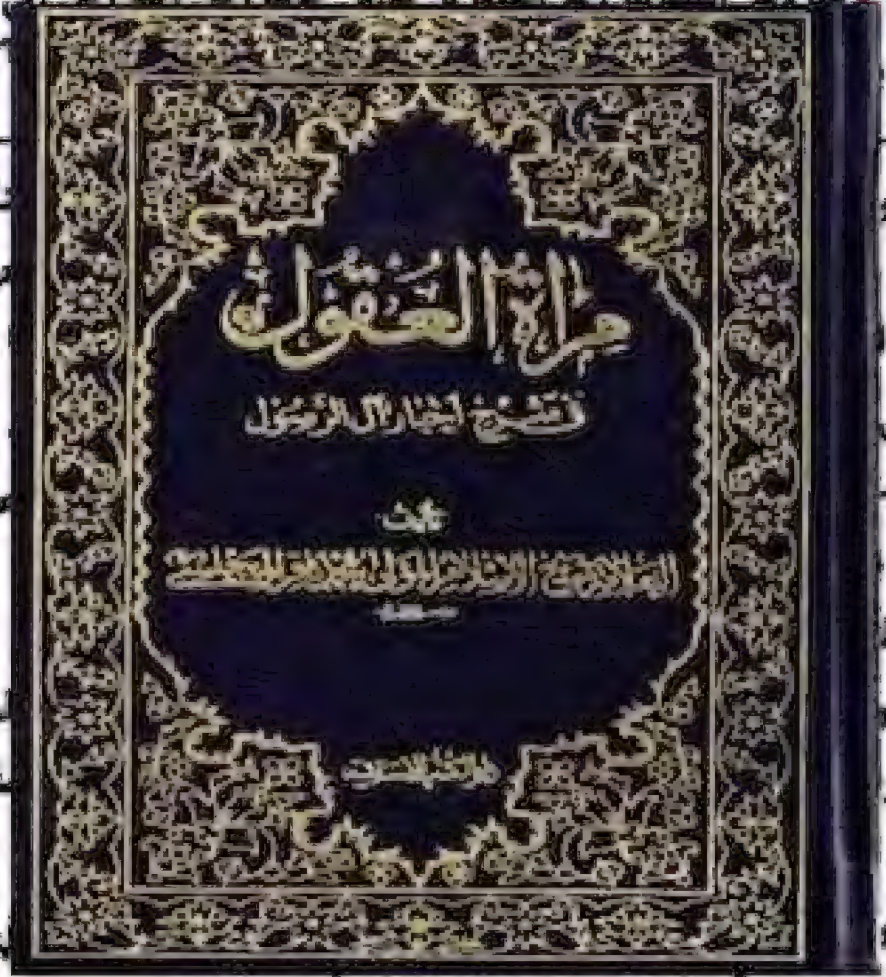

[illegible] شذ كافر ،
وأمّا اذا [illegible] و محمول
على مخال [illegible] ، ويمكن
حمله على [illegible] ، أو أفتى
بخلاف م [illegible] أصحاب
الكبائر [illegible]
[illegible] جيئه فيها
بأن تكر [illegible] لت و لعلّه
أظهر .
[illegible] سنة خير
من كثير في بدعة ، أو وإن كان العمل بالسنة قليلا بين الناس .

الحديث الثامن : صحيح .

قوله : ويحك : كلمة ترحّم ، وسببه بتقدير أي ألزمك الله ويحاً ، وقد يطلق

أبا عبدالله عليه السلام يقول : ما خلق الله حلالاً ولا حراماً إلا وله حد كحد الدار ، فما كان من الطريق فهو من الطريق ، وما كان من الدار فهو من الدار حتى أرش الخدش فما سواه ، والجلدة وصف الجلدة .

٤ ـ علي ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن حماد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : سمعته يقول : ما من شيء إلا وفيه كتاب أو سنة .

٥ ـ علي ، عن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عيسى ، عن يونس ، عن حماد ، عن عبدالله ابن سنان ، عن أبي الجارود قال : قال أبو جعفر عليه السلام : إذا حدثتكم بشيء فاسألوني من كتاب الله ، ثم قال في بعض حديثه : إن رسول الله صلى الله عليه وآله نهى عن القيل والقال ، و فساد

قوله عليه السلام حتى أرش الخدش : الخدش تقشير الجلد بعود ونحوه ، وأرشه ما يجبر فصه من الدية ، والجلدة : الضربة بالسوط ، وصفها أن يؤخذ من وسط السوط فيضرب .

الحديث الرابع : صحيح .

الحديث [illegible]

قوله عليه السلام [illegible] عن الضمير ، جاريان مجرى [illegible] عليهما ، وقيل هما مصدران ، قا [illegible] الة في الشر أو القول مصدر ، [illegible] لقيل بالكسر الجواب ، وعلى [illegible] ال تحتها ، و قيل : نهى عن [illegible] ت المنتهية الى المراء ، والتعسي [illegible] هات المشروعة أو ترك ضبطه و [illegible] اسق ، وامثال ذلك مما يورث [illegible] ، إذ السؤال عن الأمور اللازمة [illegible] المعروف كلما

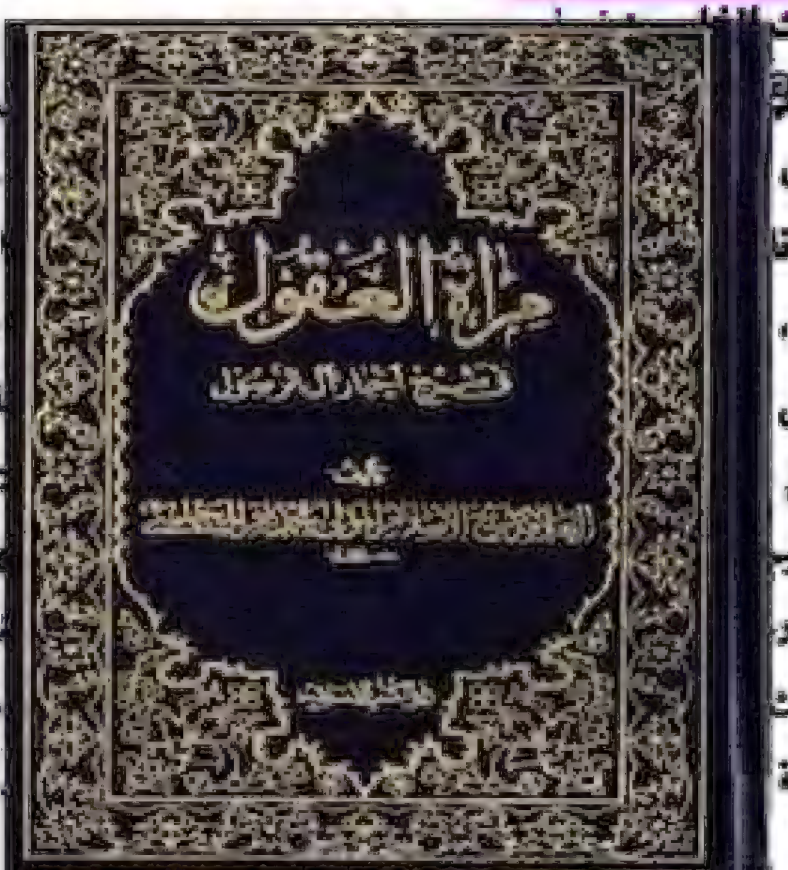

﴿ باب ﴾

﴿ الطاعة والتقوى ﴾

١ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن محمد أخي عرام ، عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : لاتذهب بكم المذاهب ، فوالله ماشيعتنا إلا من أطاع الله عز وجل .

٢ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد عن ابن فضال ، عن عاصم بن حميد عن أبي حمزة الثمالي ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : خطب رسول الله صلى الله عليه وآله في حجة الوداع فقال : يا أيها الناس والله مامن شيء يقربكم من الجنة ويباعدكم من النار إلا وقد أمرتكم به ومامن شيء يقربكم من النار ويباعدكم من الجنة إلا وقد نهيتكم عنه ، ألا وإن الروح الامين نفث في روعي أنه لن تموت نفس حتى تستكمل رزقها ،

الحديث ا

« لا يذهب ... وإسناد الاذهاب إلى
المذاهب على الم... كم المذاهب الباطلة
إلى الضلال والوبا... ن في المذاهب الباطلة
من الأماني الكاذبة ... لا على دعوى التشيع
والمحبة والولاية ... في الاقوال والافعال
لامن ادعى التشيع

الحديث الثاني : موثق كالصحيح .

والروح الامين جبرئيل لأنه سبب لحياة النفوس بالعلم و أمين على وحي الله

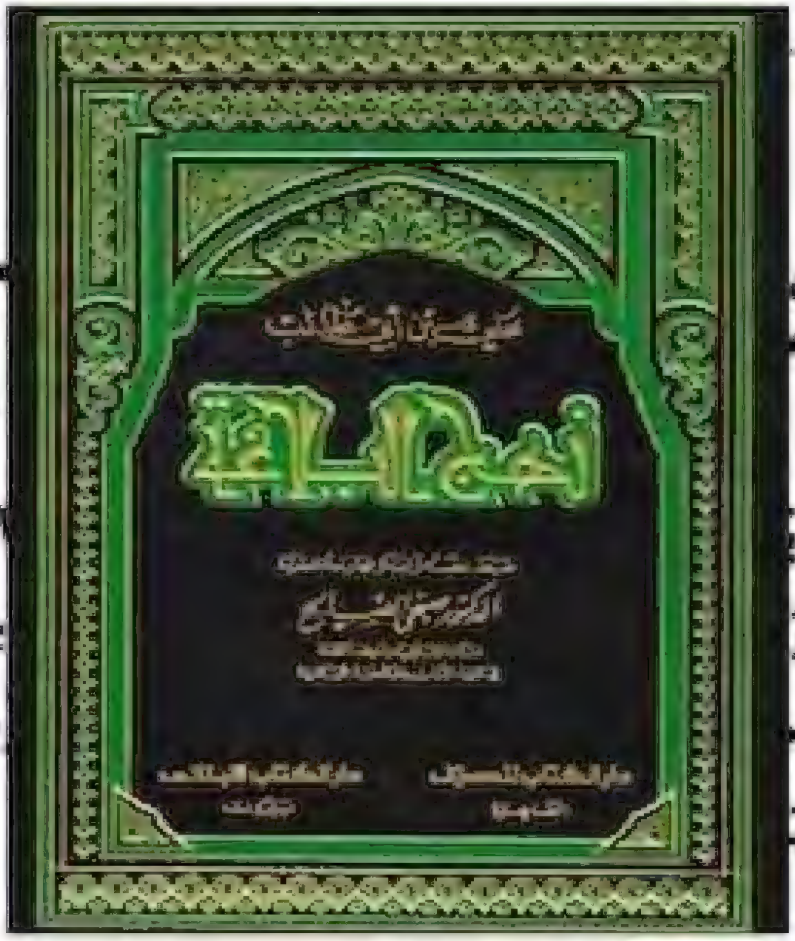

إلى عبد الله بن ... بعت بكلام بعد
كلام رسول الله ...

أَمَّا بَعْدُ ، ... (٣١٤) ، وَيَسُوؤُهُ
فَوْتُ مَا لَمْ ... نِلْتَ مِنْ
آخِرَتِكَ ، وَ... مِنْ دُنْيَاكَ فَلَا
تُكْثِرْ بِهِ فَرَ... عاً ، وَلْيَكُنْ
هَمُّكَ فِيمَا بَ...

٢٣ - وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قاله قبل موته على سبيل الوصية لما ضربه ابن ملجم لعنه الله :

وَصِيَّتِي لَكُمْ : أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئاً ، وَمُحَمَّدٌ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ - فَلَا تُضَيِّعُوا سُنَّتَهُ . أَقِيمُوا هٰذَيْنِ الْعَمُودَيْنِ ، وَأَوْقِدُوا هٰذَيْنِ الْمِصْبَاحَيْنِ ، وَخَلَاكُمْ ذَمٌّ (٣٣١٣) !

أَنَا بِالْأَمْسِ صَاحِبُكُمْ ، وَالْيَوْمَ عِبْرَةٌ لَكُمْ ، وَغَداً مُفَارِقُكُمْ . إِنْ أَبْقَ فَأَنَا وَلِيُّ دَمِي ، وَإِنْ أَفْنَ فَالْفَنَاءُ مِيعَادِي ، وَإِنْ أَعْفُ فَالْعَفْوُ لِي قُرْبَةٌ ، وَهُوَ لَكُمْ حَسَنَةٌ ، فَاعْفُوا : «أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ» .

وَاللهِ مَا فَجَأَنِي مِنَ الْمَوْتِ وَارِدٌ كَرِهْتُهُ ، وَلَا طَالِعٌ أَنْكَرْتُهُ ، وَمَا

محمد حلال أبداً إلى يوم القيامة وحرامه حرام أبداً إلى يوم القيامة لايكون غيره ولا يجيء غيره، وقال: قال علي عليه السلام: ما أحد ابتدع بدعة إلا ترك بها سنة[1].

الرواية صحيحة الإسناد

[٥٧٢٥] ٨ ـ الكليني، عن علي، عن محمد بن عيسى، عن يونس، عن حماد، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته يقول: ما من شيء إلا وفيه كتاب أو سنة[2].

الرواية صحيحة الإسناد

[٥٧٢٦] ٩ ـ الكليني، عن عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن اسماعيل ابن مهران، عن سيف بن عميرة، عن أبي المغرا، عن سماعة، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال: قلت له: أكل شيء في كتاب الله وسنة نبيه صلى الله عليه وآله أو تقولون فيه؟ قال: بل كل شيء في كتاب الله وسنة نبيه صلى الله عليه وآله[3].

الرواية صحيحة الإسناد

[٥٧٢٧] ذان، عن ابن
أبي عم خالف كتاب الله
وسنة ه

[٥٧٢٨] ظم، عن عمرو
ابن شمر له شرة وفترة،
فمن كان قوى[4].

[٥٧٢٩] ن خالد، عن

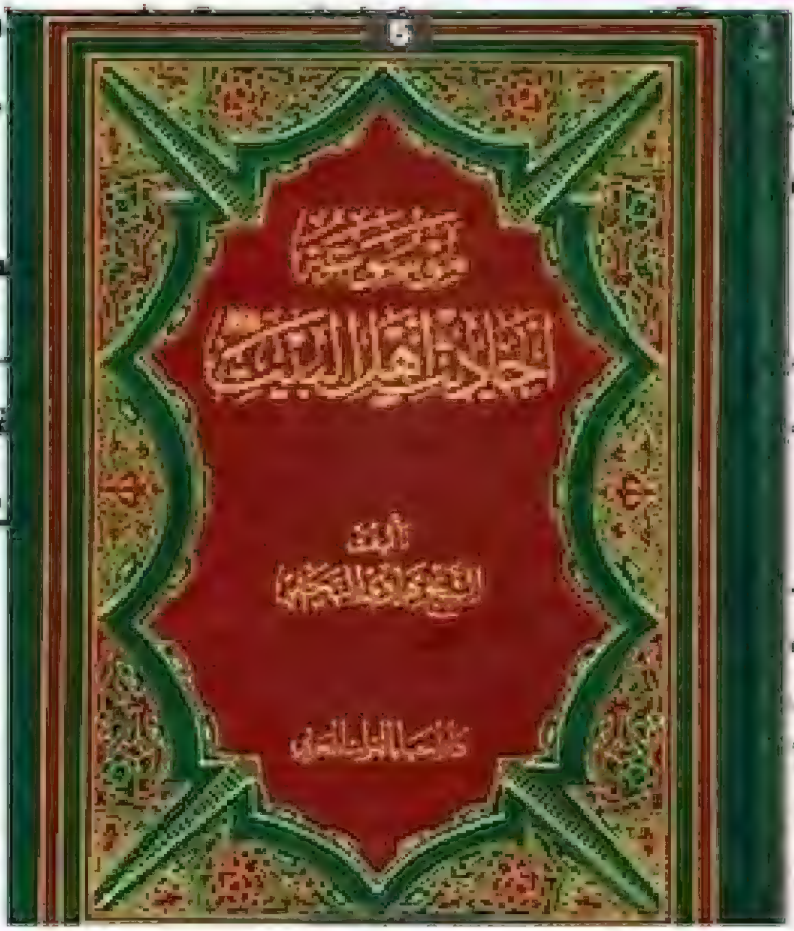

(١) الكافي: ١/
(٢) الكافي: ١/
(٣) الكافي: ١/
(٤) الكافي: ١/
(٥) الكافي: ١/

الأ ... من الفقهاء على أن مصادر الشريعة وأصولها
تت ... الله لقوله تعالى : أطيعوا الله . والسنة النبوية
لق ... جماع لقوله : وأولي الأمر منكم . والقياس لقوله:
فان ... الله والرسول ، حيث زعموا ان المعنى قيسوا ما
لا ... نص من الكتاب والسنة ، وبأني البيان عن ذلك،
و ... هما الأصلان الأساسيان للتشريع ، أما الاجماع
وال ... بها ، وفي دلالة الآية عليها . وفيما يلي نعرض
الج ... الآراء التي قيلت حولها .

١ – لا يختلف اثنان من المسلمين في أن اطاعة الله والرسول انما تكون بالعمل بكتاب الله وسنة نبيه ، وانهما وسيلتان للتعبير عن شيء واحد ، « من يطع الرسول فقد أطاع الله – ٨٠ النساء » . « وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا – ٧ الحشر » . « وما ينطق عن الهوى ان هو إلا وحي يوحى – ٥ النجم » . ومن هنا اتفق المسلمون قولاً واحداً على رفض كل ما ينسب الى النبي (ص) اذا تنافى مع مبدأ من مبادىء القرآن وحكم من أحكامه .

وتسأل : لماذا كرر لفظ الاطاعة عند ذكر الرسول ، ولم يكررها عند ذكر أولي الأمر ؟.

الجواب : للتنبيه على ان اطاعة الرسول أصل بذاته ، تماماً كإطاعة الله ، ومن هنا كان قول كل منهما مصدراً من مصادر الشريعة ، وليس كذلك اطاعة أولي الأمر .. انها فرع وتبع لاطاعة الله والرسول ، ان اولي الأمر رواة عن الرسول .

٢ – ان لفظ منكم يدل بوضوح على ان حاكم المسلمين يجب أن يكون منهم ، ولا يجوز اطلاقاً ان يكون من غيرهم ، ويؤيد ذلك قوله تعالى : « ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلاً – ١٤١ النساء » .

٣ – اختلفوا في المراد من أولي الأمر بعد اتفاقهم على شرط الإسلام ، فمن قائل : انهم الخلفاء الراشدون . وقائل : انهم قادة الجيش . وقال ثالث : هم علماء الدين . وقال الشيخ محمد عبده : هم الأمراء والحكام والعلماء ورؤساء الجند ، وسائر الزعماء الذين يرجع اليهم الناس في الحاجات والمصالح ، فإذا اتفق

الله أو من قول رسول الله ﷺ وإلاّ فالذي جاءكم به أولى به .

٣ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن أبيه ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى الحلبيّ ، عن أيّوب بن الحرّ قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : كلّ شيء مردود إلى الكتاب والسنّة ، وكلّ حديث لايوافق كتاب الله فهو زخرف .

٤ ـ محمد بن يحيى ، عن احمد بن محمد بن عيسى ، عن ابن فضّال ، عن عليّ بن عقبة ، عن أيّوب بن راشد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : مالم يوافق من الحديث القرآن فهو زخرف .

٥ ـ محمد بن إسماعيل ، عن الف
الحكم وغيره ، عن ابي عبدالله
الناس ماجاءكم عنّي يوافق كتاب ا

٦ ـ وبهذا الاسناد ، عن ابن أ

جاءكم أولى به اى ردّوه عليه ولاتقب
يتجاوزه .

الحديث الثالث صحيح .

قوله عليه السلام كل شيء : أى م
وأن يكون مأخوذاً منهما بواسطة أ
بواسطة ولابدونها ، وماوافق السنّة
مع أنّ جميع الأحكام مأخوذ من الـ
المزوّر والكذب المحسّن المزيّن .

الحديث الرابع مجهول .

الحديث الخامس . مجهول كالصحيح .

الحديث السادس : مجهول كالصحيح .

الله كما قال « من يطع الرسول فقد أطاع الله » (١) فأما المعرفة بأنه رسول ، فمعرفة بالرسالة ولا يتم ذلك إلا بعد المعرفة بالله ، وليست احداهما هي الأخرى ، وطاعة الرسول واجبة في حياته وبعد وفاته ، لأن بعد وفاته يلزم اتباع سنته ، لأنه دعا إليها جميع المكلفين إلى يوم القيامة ، كما أنه رسول إليهم أجمعين . فأما أولو الأمر ، فللمفسرين فيه تأويلان :

أحدهما ـ قال أبو هريرة ، وفي رواية عن ابن عباس ، وميمون بن مهران ، والسدي ، والجبائي ، والبلخي ، والطبري : إنهم الامراء .

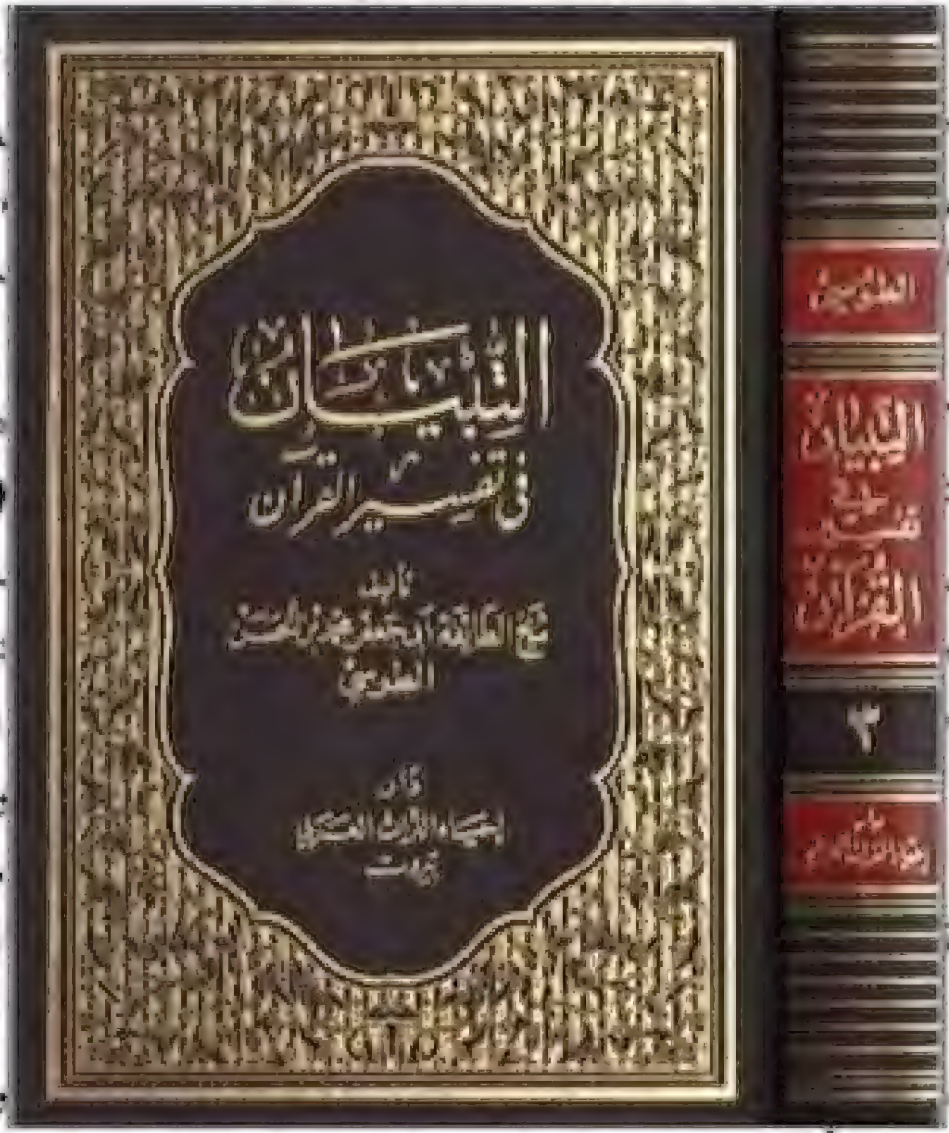

الرسول وإلى أولي الامر منهم لعلمه الذين يستنبطونه منهم » (٢) ولأنه إذا كان

(١) سورة النساء : آية ٢٩ .
(٢) سورة النساء : آية ٨٣ .

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں ان کو اپنی کچھ میراث دے دیجیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن رضی اللہ عنہ کے لیے میری ہیبت اور بزرگی
ہے اور حسین رضی اللہ عنہ کے لیے میری جرأت اور میری سخاوت
الخصال تالیف الشیخ الصدوق صفحہ ۷۷

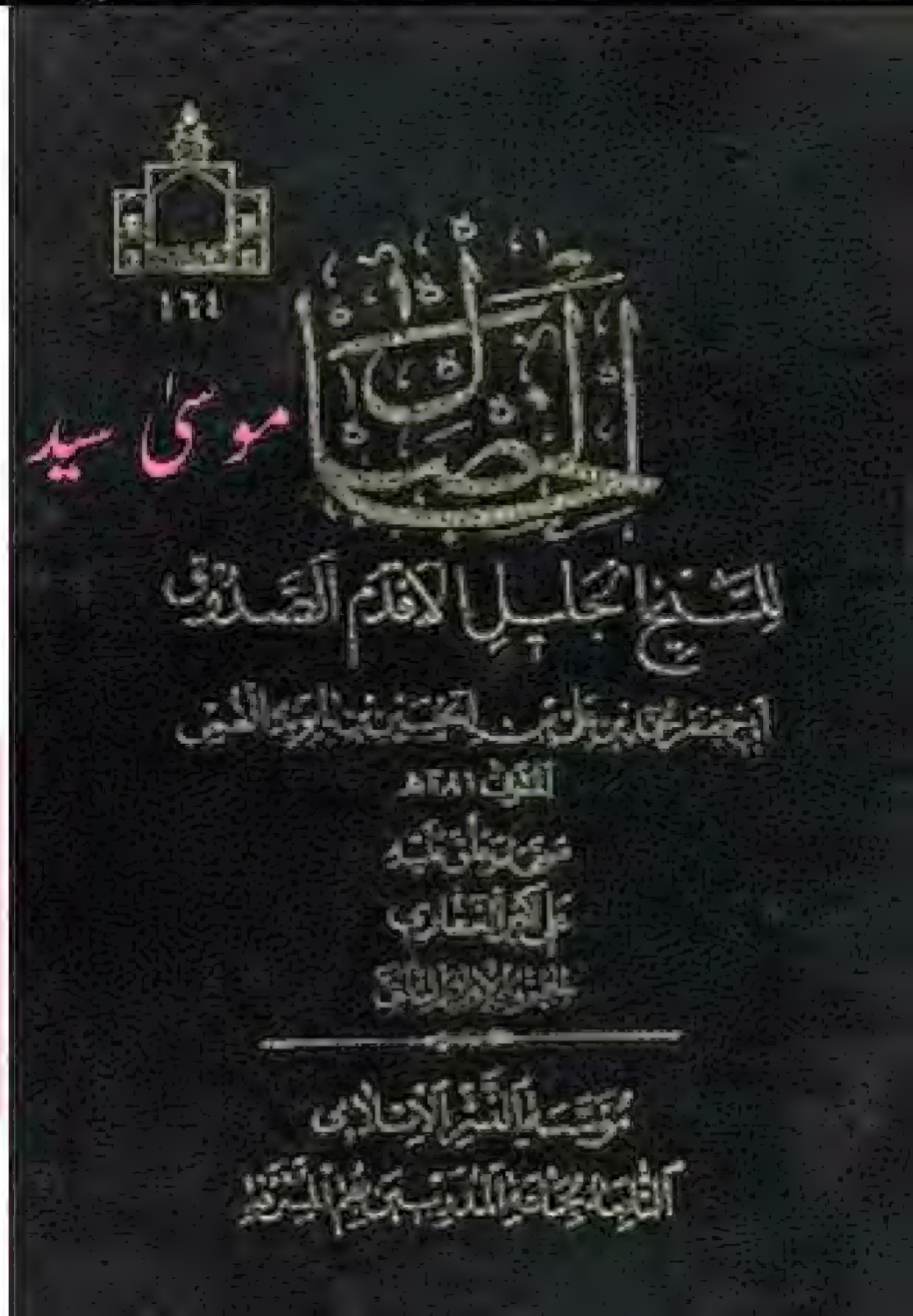

يقولون : إنّ جعفر بن أبي طالب رضي الله عنه لما قدم من أرض الحبشة وكان بها مهاجراً و ذلك يوم فتح خيبر ، قام إليه النبي ﷺ فقبّل بين عينيه ثم قال : ما أدري بأيّهما أنا أسرّ : بقدوم جعفر ، أو بفتح خيبر .

و قد أخرجت الأخبار التي رويتها في هذا المعنى في كتاب فضائل جعفر بن أبي طالب عليه السلام .

فصل النبي (ص) الحسن (ع) والحسين عليهما السلام

١٦٢ ـ حدّثنا الحسن بن محمد بن يحيى العلوي رضي الله عنه قال: حدّثني جدّي قال : حدّثنا الزبير بن أبي بكر قال: حدّثني إبراهيم بن حمزة الزبيري ، عن إبراهيم ابن علي الرافعي ، عن أبيه ، عن جدّته بنت أبي رافع قالت: أتت فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله بابنيها الحسن والحسين عليهما السلام إلى رسول الله ﷺ في شكواه الذي توفي فيه ، فقالت : يا رسول الله هذان ابناك فورّثهما شيئاً قال : أمّا الحسن فان له هيبتي وسؤددي (١) و أمّا الحسين فان له جرأتي وجودي (٢) .

١٦٢ ـ حدّثنا الحسن بن محمد بن يحيى العلوي رضي الله عنه قال: حدّثني جدّي قال : حدّثنا الزبير بن أبي بكر قال: حدّثني إبراهيم بن حمزة الزبيري ، عن إبراهيم ابن علي الرافعي ، عن أبيه ، عن جدّته بنت أبي رافع قالت: أتت فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله بابنيها الحسن والحسين عليهما السلام إلى رسول الله ﷺ في شكواه الذي توفي فيه ، فقالت : يا رسول الله هذان ابناك فورّثهما شيئاً قال : أمّا الحسن فان له هيبتي وسؤددي (١) و أمّا الحسين فان له جرأتي وجودي (٢) .

(١) السؤدد ـ بضم السين وفتح الدال ـ الشرف وقد يضم . والسؤدد الجود والعراقة .
(٢) روى الطبراني نحوه في الاوسط و فيه مكان « جرأتي » « جزالتي » وأورده المتقاني في تهذيب التهذيب كما في المتن . (٣) كذا .

وروى جرمي بن أبي العلا مع هذين البيتين بيتاً ثالثاً ، وهو :

فليت قبلك كان الموت صادفنا لما قضيت وحالت دونك الكثب[1]

قال :فحمد الله أبو بكر وصلّى على محمّد وآله وقال : يا خير النساء ، وابنة خير الأنبياء ، والله ما عدوت رأي رسول الله صلّى الله عليه وسلّم ولا عملت إلّا بإذنه وان الرائد لا يكذب أهله ، وانّي أشهد الله وكفى بالله شهيداً ، انّي سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم ، يقول: (انّا معاشر الأنبياء لا نورّث ذهباً ولا فضة ، ولا داراً ولا عقارا ، وانّما نورث الكتاب والحكمة ، والعلم والنبوّة) .

قال : فلمّا وصل الأمر إلى عليّ بن أبي طالب عليه السلام كُلّم في رد فدك ، فقال : انّي لأستحي من الله أن أرد شيئاً منع منه أبو بكر وأمضاه عمر .

وأخبرنا أبو عبد الله المرزباني ، قال : حدّثني عليّ بن هارون ، قال : أخبرني عبد الله بن أحمد بن أبي طاهر عن أبيه قال : ذكرت لأبي الحسين زيد بن [علي بن الحسين بن زيد بن][2] عليّ بن الحسين بن زيد ابن علي كلام فاطمة عليها السلام عند منع أبي بكر إياها فدك ، وقلت له : إنّ هؤلاء يزعمون إنه مصنوع وانه كلام أبي العيناء، لأن الكلام منسوق البلاغة فقال لي : رأيت مشائخ آل أبي طالب يروونه عن آبائهم ، ويعلّمونه أولادهم ، وقد حدّثني به أبي عن جدّي يبلغ به فاطمة عليها

---

(١) الكثب جمع كثيب وهو من الرمل ما اجتمع .

(٢) التصحيح بين المعقوفين عن المخطوطة والمراد به زيد الاصغر وهو من اصحاب الامام علي بن محمد الهادي عليه السلام إذ لا يعقل تأخر زيد الشهيد من ابي العيناء انظر تهذيب التهذيب ٣٠ / ٤٢٠ وارشاد المفيد ص ٣٣٢.

سنی لائبریری

الشافي في الإمامة

للشريف المرتضى علي بن الحسين الموسوي قدس سره

المتوفى ٤٣٦ هـ

حققه وعلق عليه

السيد عبد الزهراء الحسيني الخطيب

راجعه

السيد فاضل الميلاني

الجزء الثالث والرابع

شرح نهج البلاغة
الجزء: ١٦

ابن أبي الحديد

الكتاب: شرح نهج البلاغة
المؤلف: ابن أبي الحديد
الجزء: ١٦
الوفاة: ٦٥٦
تحقيق: محمد أبو الفضل إبراهيم
الطبعة:
سنة الطبع: ١٩٦٢ م
المطبعة:
ردمك:
ملاحظات: مؤسسة مطبوعاتي إسماعيليان

سنى لائبريرى

قال: فحمد أبو بكر الله وأثنى عليه وصلى على رسوله صلى الله عليه وسلم وقال يا خير (١) النساء وابنه خير الاباء (٢) والله ما عدوت رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا عملت الا بإذنه وإن الرائد لا يكذب أهله وإني أشهد الله وكفى بالله شهيدا أني سمعت رسول الله يقول (إنا معاشر الأنبياء لا نورث ذهبا ولا فضه ولا دارا ولا عقارا وإنما نورث الكتاب والحكمة والعلم والنبوة).

قال: فلما وصل الامر إلى علي بن أبي طالب عليه السلام كلم في رد فدك فقال: إني لأستحي من الله أن أرد شيئا منع منه أبو بكر وأمضاه عمر (٣).

* * *

قال المرتضى: وأخبرنا أبو عبد الله المرزباني: قال: حدثني علي بن هارون قال: أخبرني عبيد الله بن أحمد بن أبي طاهر عن أبيه قال: ذكرت لأبي الحسين زيد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب عليه السلام كلام فاطمة عليه السلام عند منع أبي بكر إياها فدك وقلت له: إن هؤلاء يزعمون أنه مصنوع وأنه من كلام أبي العيناء لان الكلام منسوق البلاغة فقال لي: رأيت مشايخ آل أبي طالب يروونه عن آبائهم ويعلمونه أولادهم وقد حدثني به أبي عن (٤ جدي يبلغ به فاطمة عليه السلام ٤) على هذه الحكاية وقد رواه مشايخ الشيعة وتدارسوه قبل أن يوجد جد أبي العيناء وقد حدث الحسين بن علوان عن عطية العوفي أنه سمع عبد الله بن الحسن بن الحسن يذكر (٥) عن أبيه هذا الكلام.

ثم قال أبو الحسن زيد: وكيف (٦) تنكرون هذا من كلام فاطمة عليه السلام وهم

---

(١) ا، د: (يا خيرة).
(٢) الشافي: (الأنبياء).
(٣) الشافي ٢٣٠.
(٤ - ٤) ساقط من د.
(٥) الشافي، د: (ذكر).
(٦) د: (كيف).

قد كان بعدَكَ أنباءٌ وهنبثةٌ لو كنتَ شاهدَها لم تكثر الخُطَبُ

إنا فقدناك فقد الأرض وابلَها واختل قومُك فاشهدهم ولا تَغِب

وَرَوى حرميّ بن أبي العلاء مع هذين البيتين بيتاً ثالثاً :

فليتَ بعدَك كان الموت صادفنا لما قضيت وحالت دونَكَ الكُثُبُ

قال : فحمد أبو بكر الله وأثنى عليه وصلى على رسوله صلى الله عليه وسلم وقال : يا خَيْرَ النساء ، وابنة خير الآباء ، والله ما عدوتُ رأي رسول الله صلى الله عليه وسلّم ، ولا عملتُ إلاّ بإذنه ، وإن الرائد لا يكذِب أهله ، وإني أشهد الله وكفى بالله شهيداً ؛ أني سمعتُ رسول الله يقول : « إنّا معاشر الأنبياء لا نورِّث ذهباً ، ولا فضة ولا داراً ولا عقاراً ، وإنما نورث الكتاب والحِكمة والعلم والنبوّة ».

قال : فلما وصل الأمر إلى عليّ بن أبي طالب عليه السلام كلّم في ردّ فَدَك ، فقال : إني لأستحي من الله أن أردّ شيئاً منع منه أبو بكر وأمضاه عمر.

قال المرتضى : وأخبرنا أبو عبد الله المَرْزُبانيّ : قال : حدثني عليّ بن هارون ، قال : أخبرني عبيد الله بن أحمد بن أبي طاهر ، عن أبيه قال : ذكرتُ لأبي الحسين زيد بن عليّ بن الحسين بن عليّ بن أبي طالب عليه السلام كلامَ فاطمة عليها السلام عند منع أبي بكر إيّاها فَدَك ، وقلت له : إنّ هؤلاء يزعمون أنه مصنوع وأنه من كلام أبي العيناء ، لأنّ الكلام منسوق البلاغة ، فقال لي : رأيت مشايخ آل أبي طالب يروونه عن آبائهم ويعلّمونه أولادهم ، وقد حدّثني به أبي عن جدّي يبلغ به فاطمة عليها السلام على هذه الحكاية ، وقد رواه مشايخ الشّيعة وتدارسوه قبل أن يوجد جدُّ أبي العيناء ، وقد حدّث الحسين بن علوان ، عن عطية العَوْفيّ ، أنه سمع عبد الله بن الحسن بن الحسن بذكر عن أبيه هذا الكلام .

ثم قال أبو الحسن زيد : وكيف تنكرون هذا من كلام فاطمة عليها السلام ، وهم يروون من كلام عائشة عند موت أبيها ما هو أعجب من كلام فاطمة عليها السلام ويحقّقونه لولا عداوتهم لنا أهلَ البيت . ثم ذكر الحديث بطُوله على نسقه ، وزاد في الأبيات بعد البيتين الأولين :

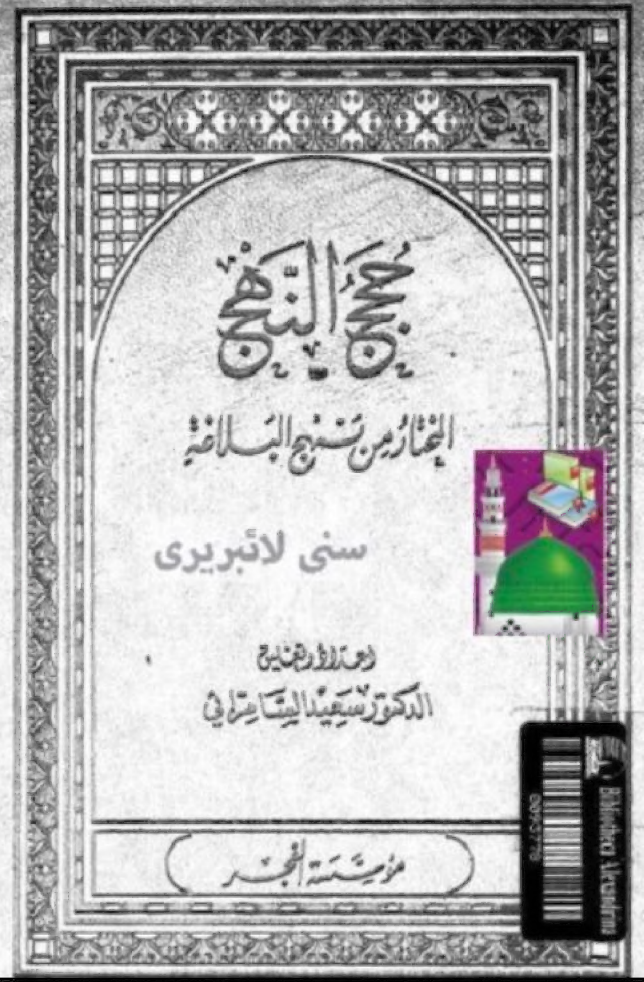

شیعہ کا جھوٹا دعوی کے بی بی فاطمہؓ نے ابوبکر صدیقؓ سے مرتے دم تک گفتگو نہیں کئی

شیعوں کا محدث اول ملا باقر مجوسی اپنی کتاب حق الیقین میں لکھتا ہے

کہ جب بی بیؓ ناراض ہوئی تو ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ دونوں وہاں پر گئے اور بی بی فاطمہؓ نے ان سے گفتگو کی

اب لگاؤ فتوی اپنے محدث پر کرو بِسْمِ اللہ

منجانب: خادم اہلسنت والجماعت علماء دیوبند احناف
یونس کاکلین

اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد اول

حق الیقین صفحہ ۲۰۵، ۲۰۶

مصنفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

بھ ... آئے اور بیعت کی سوائے علی کے
کہ ... تک قرآن جمع نہ کروں گا گھر سے
باہر نہ نکلوں گا۔ پھر جناب ... وہ بیجیا
اور بد اعمال کسی قوم کو نہ ... ہماری
رائے اور صلاح کے بغیر ... اور کہا
علیؑ کو جنھوں نے بیعت ... ابوبکر
نے قنفذ سے کہا جا اور ع ... ہے۔
حضرتؑ نے فرمایا کس قد ... نے اگر
یہ ابوبکر سے کہا تو وہ رو ... نے یہ
کہا تو حضرتؑ نے فرمایا۔ ... نہیں
ہے۔ جب قنفذ نے یہ پیغام ... ساتھ
لیا اور فاطمہؑ کے دروازہ پر ... واز سنی
گریاں ہوئیں اور فریاد کی ... حافہ سے
کیا کیا ظلم دیکھے۔ جب ... اور
نزدیک تھا کہ ان کا دل ... گروہ
کے ساتھ ٹھہرے رہے ... کرو کہا
اگر نہ کروں تو کیا کرو گے۔ ... علیؑ نے
کہا پھر ایک بندۂ خدا اور ... برادرِ
رسولؐ نہیں ہو۔ ابوبکر خاموش ... کے بارے
میں کیا حکم دیتے ہو۔ کہا میں کسی امر میں ان پر جبر نہیں کرتا۔ جب تک فاطمہؑ زندہ ہیں۔ پھر
علیؑ مرقد جناب رسولِ خداؐ کے نزدیک گئے۔ اور فریاد کی کہ یا ابن ام ان القوم استضعفونی
وکادوا یقتلوننی۔ پھر عمر نے ابوبکر سے کہا آؤ فاطمہؑ کے گھر چلیں، کیونکہ ہم نے ان کو آزردہ
کیا ہے۔ جب وہ آئے اور اجازت طلب کی تو فاطمہؑ نے ان کو اجازت نہیں دی تو جناب
امیرؑ کی خدمت میں آئے اور استدعا کی کہ وہ اجازت دلوا دیں۔ جناب امیرؑ نے فاطمہؑ سے
التماس کیا کہ ان کو اجازت حاضری کی دے دیں اور کپڑا آپ کے روئے اقدس پر ڈال دیا
جب وہ لوگ داخل ہوئے حضرت فاطمہؑ نے ان کی طرف سے دیوار کی جانب منہ پھیر لیا۔
ان لوگوں نے سلام کیا۔ فاطمہؑ نے جواب نہ دیا۔ ابوبکر نے کہا اے حبیبۂ رسولِ خداؐ میں صلۂ

قرابتِ رسولؐ کو اپنے صلۂ قرابت سے زیادہ دوست رکھتا ہوں اور آرزو رکھتا ہوں کہ جس
روز آپ کے پدرِ بزرگوار نے رحلت کی میں بھی کاش مر جاتا اور ان کی وفات کے بعد زندہ
نہ رہتا کیا آپ گمان رکھتی ہیں کہ جبکہ میں آپ کو پہچانتا ہوں اور آپ کے حق کو جانتا ہوں تو
آپ کی میراث جو رسولِ خداؐ کی ہو آپ کو نہ دوں گا مگر میں نے رسولِ خداؐ سے سنا ہے کہ ہم
گروہ انبیاء میراث نہیں رکھتے جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ جناب فاطمہؑ نے
فرمایا کہ اگر میں کوئی حدیث رسولِ خداؐ کی بیان کروں تو تم اس کو مانو گے۔ ان لوگوں نے کہا
ہاں۔ فرمایا میں تم کو خدا کی قسم دیتی ہوں کیا تم نے آنحضرتؐ سے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا
تھا کہ فاطمہؑ کی رضامندی میری رضامندی ہے اور فاطمہؑ کا غصہ میرا غصہ ہے اور
جو شخص میری بیٹی فاطمہؑ کو دوست رکھے تو اس نے یقیناً مجھے دوست رکھا اور جو شخص
فاطمہؑ کو راضی رکھے تو اس نے بیشک مجھے راضی رکھا ہے اور جس شخص نے فاطمہؑ کو غضبناک
کیا اس نے مجھے غضبناک کیا ہے۔ ان دونوں حضرات نے کہا ہاں ہم نے سنا ہے تو فاطمہؑ
نے کہا کہ میں خدا اور فرشتوں کو گواہ کرتی ہوں کہ تم نے مجھے غضبناک کیا اور مجھے خوشنود نہیں
کیا اور جب رسولِ خداؐ سے ملاقات کروں گی تو تمھاری شکایت کروں گی۔ ابوبکر نے کہا
میں ان کے اور تمھارے غصہ سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں اے فاطمہؑ پھر اس قدر روئے کہ
نزدیک تھا کہ ہلاک ہو جائیں۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تم پر ہر نماز میں نفرین
کروں گی۔ ابوبکرؓ نے کہا میں تمھارے لیے ہر نماز میں دعا کروں گا۔ پھر گریاں باہر آئے۔ ابوبکر
نے لوگوں سے کہا کہ تم ہر ایک جاتے ہو اپنی بیبیوں کے ساتھ سوتے ہو اور مجھ کو اس حال
سے چھوڑ دیتے ہو۔ مجھے تمھاری بیعت کی احتیاج نہیں ہے میری بیعت فسخ کر دو۔ لوگوں
نے کہا اے خلیفۂ رسولؐ یہ امر خلافت بغیر تمھارے صحیح و درست نہ ہوگا۔ اگر تم فسخ کرتے
ہو تو دینِ خدا قائم نہ رہے گا۔ ابوبکر نے کہا اگر اس کا خوف نہ ہوتا کہ اسلام کی عروۃ الوثقیٰ
کمزور ہو جائے گی۔ یقیناً ایک رات بھی تمھاری بیعت کے ساتھ نہ سوتا اس کے بعد جو
کچھ فاطمہؑ سے میں نے سنا اور دیکھا۔ الغرض علیؑ نے بیعت نہ کی جب تک فاطمہؑ زندہ تھیں
وہ اپنے پدرِ بزرگوار کے بعد پچھتر روز زندہ رہیں۔ اور بلاذری نے جو عامہ کے مشہور محدثین
و مورخین میں سے ہیں روایت کی ہے کہ جب علیؑ کو ابوبکر نے بیعت کے لیے طلب کیا اور
انھوں نے قبول نہ کیا تو عمر آئے اور آگ طلب کی کہ آپ کا مکان جلا دیں۔ جناب فاطمہؑ
نے پس درے سے کہا اے پسرِ خطاب میرا گھر مجھ سمیت جلائے گا؟ عمر نے کہا ہاں اور یہ زیادہ قوی
ہے اس سے جو تمھارے باپ (خدا کی جانب سے) لائے ہیں۔ تو علیؑ آئے اور بیعت کی۔